

تفصیلات

نام کتاب :	کفریات مرزا
مصنف :	حضرت مولانا علامہ نور محمد صاحب ٹانڈوی رحمۃ اللہ علیہ
حاشیہ :	جناب مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری
ناشر :	شہابی کتب خانہ دیوبند 220345-01336
تعداد :	۱۱۰۰
سن :	۲۴ شعبان ۱۴۲۸ھ مطابق ۷ ستمبر ۲۰۰۷ء

ملنے کے پتے :

دیوبند کے تمام مشہور کتب خانے
کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

کفریات مرزا

مؤلفہ

مناظر اسلام حضرت مولانا علامہ نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: شہابی کتب خانہ دیوبند

فہرست مضامین

عرض ناشر

دعاوی مرزا

کفریات مرزا

ابنیت و شرک کا ایک بھیا تک مظاہرہ

مرزا قادیانی خدا کا بیٹا تھا (معاذ اللہ)

مرزا قادیانی خود خدا تھا (معاذ اللہ)

عذر لنگ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر بھیا تک حملہ

مرزا قادیانی تشریحی نبوت اور شریعت جدیدہ کے مدعی تھے

تحریف قرآن کا بھیا تک منظر

ملائکہ کے وجود سے انکار

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسری بلکہ برتری کا دعویٰ

ایک نیا انکشاف

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں مرزا قادیانی کی بدگوئی

عذر لنگ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا انکار

حضرت مریم صدیقہ و مطہرہ کی عصمت و طہارت پر ناپاک اتہامات

حضرت حسینؑ کی شان اقدس میں مرزا قادیانی کی گستاخیاں

احادیث نبوی کی توہین

تمام مسلمان مرزا قادیانی کے نزدیک کافر ہیں (نعوذ باللہ)

مرزا محمود خلیفہ قادیان کے عقائد

مرزائیوں کی بناوٹی صورت سے دھوکہ نہ کھائیں

اہل قبلہ کو کافر کہنے کے اسباب

عرض ناشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فقہاء و محدثین سلف صالحین کی طرح اکابر دارالعلوم دیوبند نے بھی تکفیر کے مسئلہ میں نہایت احتیاط سے کام لیا ہے کبھی بھی افراط و تفریط کا شکار نہیں ہوئے۔ مثال کے طور پر خود اسی فرقہ ملعونہ قادیانیت کو لے لیجئے کہ جب پورے طور پر ابھی اس کے خدو خال واضح نہ ہوئے تھے تو باوجود اس کے کہ مرزا کے حال سے اچھی طرح واقف علماء نے کفر کا فتویٰ دے دیا تھا لیکن حضرت گنگوہیؒ نے توقف فرمایا تا آنکہ جب مرزا کا کفر روز روشن کی طرح واضح ہو گیا تو پھر حضرت گنگوہیؒ اور دیگر علماء دارالعلوم دیوبند نے اس کے کفر کا کھل کر اعلان کیا جس سے اس طوفان بلاخیز کی کمر ٹوٹ گئی۔ حضرت گنگوہیؒ کے فتوے سے بلبلا کر مرزا قادیانی نے حضرت گنگوہیؒ کو جو گالیاں دی ہیں وہ آج بھی مرزائی لیٹرچر میں دیکھی پڑھی جاسکتی ہیں۔

قادیانی خیالات و نظریات کی تحقیق و تفتیش کے بعد ہر شخص یہ فیصلہ کر سکتا ہے سراپا کفر و زندقہ ہی کا نام مرزائیت، احمدیت یا قادیانیت ہے۔ اس کے باوجود مرزائی اپنی تکفیر کے مسئلہ کو لے کر پوری دنیا میں اپنی مظلومیت کا خوب رونا روتے ہیں اور کلمہ طیبہ، نماز وغیرہ پڑھ کر اظہار اسلام کے ایسے ایسے نمائشی طریقہ اپناتے ہیں کہ اچھے اچھے لوگ دھوکہ کھا کر مرزائیوں کی حمایت میں کھڑے ہو جاتے اور ان پر ترس کھانے لگتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام میں جس طرح کسی مسلمان کو کافر کہنے کی ممانعت ہے اُسی طرح کسی کافر کو مسلمان کہنے کی بھی سخت ممانعت ہے۔ پوری امت مسلمہ اور تمام اسلامی مکاتب فکر کے لوگ مرزائیت کے کفر جو متفق ہوئے تو صرف اور صرف ان دلائل کی روشنی ہوئی ہے جو آج بھی اپنی جگہ قائم ہیں اور مرزائیت کا خبیث پودا جب تک دنیا میں رہے گا وہ

دلائل بھی رہیں گے۔ لہذا مرزائیوں کے لیے نرم گوشہ رکھنے والے احباب کو چاہئے کہ تحقیق حق کے بغیر کسی کافر کو مسلمان کہنے کی وعید سے بچیں اور مرزائیوں کے پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر مرزائیوں کو مسلمانوں کی صف میں شامل کرنے کا گناہ مول نہ لیں۔

سیکولر ذہنیت سے اگر سوچا جائے تب بھی کسی قیمت پر مرزائیوں کو مسلمان نہیں کہا جاسکتا اور نہ مرزائیوں اور مسلمانوں کو ایک قرار دیا جاسکتا ہے۔ رہی بات مرزائی دعوؤں کی؛ تو مسلمان ہونے کے ثبوت میں محض مرزائی دعوؤں کو پیش کیا جانا نہ صرف یہ کہ بے سود و باطل ہے بلکہ ان کا پیش کرنے والا مسئلے کو غلط رخ دینے کا مجرم قرار پاتا ہے۔ کیونکہ مرزائی خیالات و نظریات جب خود ان دعوؤں کی تردید کرتے ہیں تو ان کا اعتبار ہی کیا رہ جاتا ہے چہ جائیکہ انھیں بطور دلیل تسلیم کیا جائے۔ مثلاً آپ غور فرمائیں۔

اپنے لیٹرچر اور دنیا کی مختلف عدالتوں میں بھی بحث کے دوران قادیانیوں نے یہ تسلیم کیا ہے کہ وہ کسی بھی ایسے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتے جو مرزا قادیانی کو نہ مانتا ہو۔ اس میں تین باتیں قابل غور ہیں۔

(۱)..... قادیانیوں کے نزدیک عبادات کی قبولیت مشروط ہے مرزا قادیانی کی ذات و شخصیت سے جبکہ مسلمان کہے جانے والے تمام فرقوں کے نزدیک مدار قبولیت حضور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ لہذا یہ بات کھل کر واضح ہوگئی کہ قادیانی اور مسلمان دونوں ایک نہیں ہو سکتے اس لئے کہ دونوں کے عقائد و اعمال، دوا لگ الگ ذات سے مربوط ہیں۔ پھر دونوں ایک دوسرے کے پیچھے نماز کیسے پڑھ سکتے ہیں۔

قادیانیوں کے مذکورہ اقرار کے ساتھ ساتھ مرزا قادیانی کی تعلیمات و ہدایات سے بھی یہی واضح ہوتا ہے کہ قادیانی عقائد و اعمال مرزا قادیانی کی ذات سے مربوط ہیں اور مسلمانوں کے عقائد و اعمال حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے وابستہ ہیں۔ اس کے بیشمار حوالے پیش کئے جاسکتے ہیں مختصراً ثبوت کے لئے کچھ حوالے ان لوگوں کے لیے پیش ہیں جو سیکولر ذہنیت رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ مرزا نے لکھا ہے:

”خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے مدار نجات ٹھہرایا جس کی آنکھیں ہوں دیکھے جس کے کان ہوں سنے“ (اربعین نمبر ۴ درخزانہ ج ۱ ص ۳۳۵۔ تصنیف دسمبر ۱۹۰۰ء)

”میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں سے آخری نور ہوں بد قسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے“ (کشتی نوح، خزائن ص ۱۹۔ سنہ تصنیف اکتوبر ۱۹۰۲ء)

”ہر ایک شخص جو موسیٰ کو مانتا ہو مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا اور یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے“

(قول مرزا بشیر احمد ایم اے پسر مرزا قادیانی، مندرجہ کلمۃ الفصل ص ۱۱۰)

ان تینوں حوالوں سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ قادیانی خیالات و نظریات میں مدار نجات مرزا قادیانی کی ذات ہے نہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات۔ جبکہ اسلامی عقائد و نظریات میں مرزا قادیانی کی ذات کو مانتا ہی کفر و زندقہ ہے لہذا یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ قادیانی اور مسلمان دونوں ایک نہیں ہو سکتے اور نہ ایک کہے جاسکتے ہیں۔

(۲)..... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو اپنی نجات کا دار و مدار ماننے والے مسلمانوں کے تمام فرقے ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ کسی کے یہاں نماز صحیح ہونے کے لئے مرزا کی ذات پر ایمان لانا کوئی شرط نہیں؛ جیسا کہ فریضہ حج کے دوران عملی طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ اس طرح مرزا کی ذات کو نماز میں مشروط مان کر قادیانیوں نے اس مسئلہ میں خود کو ملت اسلامیہ سے بالکل الگ ایک جماعت ہونے کا اقرار کیا ہے۔ یہ ان کے لئے مسلمانوں سے عقائد و اعمال اور روٹی سے لے کر مٹی تک، زندگی کے تمام شعبوں میں الگ ہونے اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا ایک بڑا ثبوت ہے۔ مزید اس کی تائید میں مرزا غلام احمد کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے کا دو ٹوک فیصلہ موجودہ دور کے دانشوروں کے لئے پیش ہے۔

”اب تم کو اختیار ہے کہ یا مسیح موعودؑ کے منکروں کو مسلمان کہہ کر مسیح موعود پر کفر کا فتویٰ لگاؤ اور یا مسیح موعود کو سچا مان کر اس کے منکروں کو کافر جانو یہ نہیں ہو سکتا کہ تم دونوں کو مسلمان سمجھو کیونکہ آیت کریمہ صاف بتا رہی ہے کہ اگر مدعی کافر نہیں ہے تو مذہب ضرور کافر ہے پس خدا را اپنا نفاق چھوڑو اور دل میں کوئی فیصلہ کرو۔“

(کلمۃ الفصل ص ۱۲۳۔ مندرجہ ریو آف ریلیجز: جلد ۱۲ مارچ و اپریل ۱۹۱۵ء)

(۳)..... جو لوگ مرزائیوں کی حمایت میں نرم گوشہ رکھتے ہیں ان کو اس بات کی جانب توجہ دلانا از بس ضروری ہے کہ مرزا قادیانی کی ذات کے ساتھ ایمان، نجات، اور معاشرتی زندگی کو مشروط مان کر خود مرزا قادیانی اور اس کے خلفاء نے دو ٹوک لفظوں میں یہ فیصلہ واضح کر دیا ہے کہ مسلمان اور قادیانی یہ دونوں دو کمیونٹی کے لوگ قرار دیئے جائیں گے۔ یہ دونوں کسی پلیٹ فارم پر بھی ایک قرار نہیں دیئے جاسکتے۔ اب دنیا کی کسی عدالت کو بھی مدعی کے اقرار کو بحال رکھنے کا حق تو حاصل ہے اس کے برعکس فیصلہ کرنے کا حق نہیں ہو سکتا۔ مدعی قادیانیوں نے جب یہ فیصلہ واضح کر دیا کہ ”یہ نہیں ہو سکتا کہ تم دونوں کو مسلمان سمجھو“ تو مناسب یہی ہے کہ ان کے اس فیصلہ کو مان لیا جائے کہ یہ دونوں دو کمیونٹی کے لوگ ہیں ایک جگہ نہ جمع ہو سکتے ہیں نہ ایک قبرستان میں دفن ہو سکتے ہیں۔

ان تینوں امور کو سامنے رکھ کر آپ خود فیصلہ کریں کہ ایک طرف مسلمان ہونے کا زبانی دعویٰ اور دوسری طرف علمی طور پر مسلمانوں سے علیحدگی کے تصورات و نظریات؛ یہ دونوں ایک جگہ کیسے جمع ہو سکتے ہیں۔ یقیناً قول و عمل میں تضاد کی صورت میں زبان و دعویٰ پر عمل کو ترجیح دی جائے گی اور قادیانیوں کو خود ان کے عمل کی بنیاد پر غیر مسلم ہی کہا جائے گا۔

بعض لوگ قادیانیوں کی جانب سے پھیلا ہوئے اس مغالطہ میں بھی مبتلا رہتے ہیں کہ خود کو مسلمان کہنے والے تمام مکاتب فکر کے لوگ آپس میں خود ہی ایک دوسرے کی تکفیر کرتے رہتے ہیں اس لیے ان سب لوگوں نے ملکر قادیانیوں کی تکفیر کی تو اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ تو اس سلسلہ میں واضح رہے کہ باہمی تکفیر کے یہ فتوے انفرادی حیثیت رکھتے ہیں

یعنی تمام بریلوی علماء نے تمام دیوبندیوں کی یا دیوبندی مکتب فکر کے تمام علماء نے تمام بریلویوں کی یا تمام اہل حدیث یا جماعت اسلامی وغیرہ نے کلی طور پر ایک دوسرے کی تکفیر کبھی نہیں کی۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر مکتب فکر میں چند عناصر ایسے رہے ہیں جو فروعی مسائل کو باہمی تشدد کی بنیاد پر تکفیر کی حد تک لے گئے ورنہ اعتدال پسند علماء کی اکثریت نے ہمیشہ اس بے احتیاطی اور شدت پسندی کی مذمت کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مشترکہ مسائل میں سب ایک دوسرے سے جڑ جاتے ہیں۔ برخلاف قادیانیوں کے کہ ان کے کفر پر سبھی متفق ہیں۔

بہر کیف مرزا قادیانی کے کفر یہ اسباب ہی پر مشتمل حضرت علامہ نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مختصر رسالہ ہے جس میں حضرت مصنفؒ نے خود مرزائی تحریروں کی روشنی میں مرزائیوں کے اسلام مخالف خیالات و نظریات کی تحقیقی و تفتیش فرمائی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ ان عقائد کے ہوتے ہوئے مرزائی مسلمان کہلانے کے حق دار نہیں۔ جدید کمپوزنگ و سیٹنگ و علامات ترقیم کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔ بعض مقامات پر حواشی یا ذیلی عنوان کی بڑھانے بھی ضرورت پیش آئی ہے۔ مرزائی کتب کے حوالے مرزائیوں کی جانب سے طبع شدہ ”روحانی خزائن“ سیٹ سے درج ہیں تاکہ مرزائی انکار نہ کر سکیں۔

یہ رسالہ بھی احتساب قادیانیت کے جلد نمبر ۱ مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان سے لیا گیا ہے اس نئی کتابت کا سارا دار و مدار اسی ایڈیشن پر ہے جو حضرت مولانا عبدالرحمن یعقوب باوا صاحب نے فراہم کیے تھے۔ اس سلسلہ میں ہم باوا صاحب اور عالمی مجلس کے اکابر دونوں کے شکر گزار ہیں کہ انھوں نے اکابر کے اس وقیع علمی سرمایہ کو محفوظ رکھا اور اس سے امت کو استفادہ کا موقع فراہم فرمایا۔ فجزاہم اللہ خیراً۔

شاہ عالم گورکھپوری

دارالعلوم دیوبند

۲۲ شعبان ۱۴۲۸ھ ۷ ستمبر ۲۰۰۶ء

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبى بعده و على اله و

اصحابه اجمعين

یوں تو مہدی بھی عیسیٰ بھی ہو مسلمان بھی ہو

تم سبھی کچھ ہو بتاؤ کہ مسلمان بھی ہو

مرزا غلام احمد قادیانی مقام قادیان ضلع گورداس پور (پنجاب) میں پیدا ہوئے اور سن بلوغ کے بعد کے بعد سیالکوٹ کی کچہری میں پندرہ روپے ماہوار کی ملازمت کی۔ لیکن اس پر بھی آپ کو خورد و نوش کی الجھنوں اور پریشانیوں سے نجات نہیں ملی، تو آپ نے مختاری کا امتحان دیا۔ بد قسمتی سے اس میں بھی آپ کو ناکامی ہوئی، تو جلب منفعت و طلب زر کی چلتی ہوئی تدبیر یہ نکالی کہ ایک اشتہار اس عنوان کا شائع کیا کہ حقانیت اسلام پر ایک کتاب لکھی جاوے گی جو ایک اشتہار ایک مقدمہ اور چار فصل اور ایک خاتمہ اور تین سو محکم دلائل پر مشتمل ہوگی اور قیمت اس کی پانچ روپے اور دس روپے فی جلد پیشگی ہوگی۔

(اشتہار براہین احمدیہ دردیناچہ خزائن ج ۱ ص ۳)

مسلمانوں نے خدمت اسلام سمجھ کر مرزا قادیانی کی آواز پر لبیک کہا اور چہار طرف سے روپے کی بارش ہو گئی اور مرزا قادیانی مالا مال ہو گئے۔ جب مرزا قادیانی کی منہ مانگی مراد حاصل ہو گئی تو تین سو بے نظیر دلائل کے بجائے اپنی تعلیوں اور بلند پروازیوں کو حاشیہ در حاشیہ میں لکھ کر ایک پشتارہ براہین احمدیہ کے نام سے تیار کر دیا اور جلد چہارم (اگر اس کو کوئی عقلمند چہارم کہہ سکے) کے آخر میں یہ لکھ کر کہ ”اب براہین کی تکمیل خدا نے اپنے ذمہ لے لی ہے“ اس کی اشاعت بند کر دی۔ جب لوگوں نے اپنے روپے کا تقاضہ کیا تو ان کو ”دنی الطبع کمینہ سفیہ“ وغیرہ مہذب الفاظ سے ڈانٹ دیا اور سارا روپیہ ہڑپ کر گئے۔

(ایام الصلح خزائن ج ۱ ص ۴۲۲)

اس اثناء میں مرزا قادیانی کو خورد و نوش کی پریشانیوں سے نہ صرف نجات ملی بلکہ ایک دولت مند و متمول رئیس ہو گئے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

”مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی اُمید نہ تھی کہ دس روپیہ

ماہوار بھی آئیں گے مگر خدا تعالیٰ جو غریبوں کو خاک میں سے اٹھاتا اور

متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے۔ اُسی نے ایسی میری دستگیری کی کہ میں

یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آچکا ہے۔“

(حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲ ص ۲۲۱، نزول مسیح خزائن ج ۱ ص ۱۸۰)

اربعین نمبر ۲ حاشیہ خزائن ج ۱ ص ۳۵۱)

مرزا قادیانی جیسے آزاد، روشن و متلون المزاج، اس بے فکری و تمول میں ایسے سرشار و بدست ہوئے کہ بڑے بڑے رفیع مراتب و رفیع منازل کے پریشان خواب دیکھنے لگے۔

دعاوی مرزا

چنانچہ آپ اتنے مختلف دعاوی کے مدعی ہوئے ہیں کہ بقول شخصے ”داڑھی سے موچھیں بڑی“ فرماتے ہیں کہ:

- ۱..... میں محدث ہوں - ۲..... مجدد ہوں - ۳..... مسیح موعود ہوں - ۴..... مثیل مسیح ہوں - ۵..... مہدی ہوں - ۶..... ملہم ہوں - ۷..... حارث موعود ہوں - ۸..... راجل فارسی ہوں - ۹..... کرشن اوتار ہوں - ۱۰..... خاتم الانبیاء ہوں - ۱۱..... خاتم اولیاء ہوں - ۱۲..... خاتم الخلفاء ہوں - ۱۳..... چینی الاصل ہوں -

(۱)..... ان تمام دعویوں کو ذیل کے حوالوں میں بحوالہ روحانی خزائن دیکھئے:

- (۱) توضیح المرام خزائن ج ۳ ص ۱۷، ۱۸ - (۲) حمامۃ البشریٰ خ ۷ ص ۱۱۱ - (۳) ازالۃ الاوہام خ ۳ ص ۶۸۶ - (۴) تبلیغ رسالت ص ۲۱ جلد ۱ - (۵) تذکرۃ الشہادتین خ ۲ ص ۳۲، (۶) تریاق القلوب خ ۱۵ ص ۶۸ - (۷) ازالۃ اوہام حاشیہ خ ۳ ص ۷۹ - (۸) تحفہ گولڑویہ خ ۷ ص ۲۹ - (۹) لیکچر سیالکوٹ خ ۲ ص ۳۳ - (۱۰) ایک غلطی کا ازالہ خ ۱۸ ص ۸، ضمیمہ النبوة فی الاسلام ص ۱۰۸ - (۱۱) خطبہ الہامیہ خ ۱۶ ص ۳۵ - (۱۲) تریاق القلوب خ ۱۵ ص ۱۵۹ - (۱۳) تحفہ گولڑویہ خ ۷ ص ۳۹ - (ش)

۱۴..... معجون مرکب ہوں۔ ۱۵..... یسوع کا ایلچی ہوں۔ ۱۶..... مسیح ابن مریم سے بہتر ہوں۔ ۱۷..... حسین سے بہتر ہوں۔ ۱۸..... رسول ہوں۔ ۱۹..... مظهر خدا ہوں۔ ۲۰..... خدا ہوں۔ ۲۱..... مانند خدا ہوں۔ ۲۲..... خالق ہوں۔ ۲۳..... خدا کا نطفہ ہوں۔ ۲۴..... خدا کا بیٹا ہوں۔ ۲۵..... خدا کی بیوی ہوں۔ ۲۶..... خدا کا باپ ہوں۔ ۲۷..... ہر روزی محمد و احمد ہوں۔ ۲۸..... تشریف نبی ہوں۔ ۲۹..... حجر اسود ہوں۔ ۳۰..... ذوالقرنین ہوں۔ ۳۱..... آدم ہوں۔ ۳۲..... نوح ہوں۔ ۳۳..... ابراہیم ہوں۔ ۳۴..... یوسف ہوں۔ ۳۵..... موسیٰ ہوں۔ ۳۶..... داؤد ہوں۔ ۳۷..... سلیمان ہوں۔ ۳۸..... یعقوب ہوں۔ ۳۹..... تمام انبیاء کا مظہر ہوں۔ ۴۰..... تمام انبیاء سے افضل ہوں۔ ۴۱..... احمد مختار ہوں۔ ۴۲..... بشارت اسمہ احمد کا میں ہی مصداق ہوں۔ ۴۳..... مریم ہوں۔ ۴۴..... میکائیل ہوں۔ ۴۵..... بیت اللہ ہوں۔ ۴۶..... آریوں کا بادشاہ ہوں۔ ۴۷..... امام الزماں ہوں۔ ۴۸..... شیر ہوں۔ (قالین کے) ۴۹..... مچی ہوں (زندہ کرنے والا) ۵۰..... ممیت ہوں (مارنے والا)۔

(۱۴) تریاق القلوب خ ۱۵ ض ۶۴ (۱۵) تحفہ قیصریہ خ ۱۲ ص ۲۳۔ (۱۶) دافع البلاء خ ۱۸ ص ۲۰۔ (۱۷) دافع البلاء خ ۱۸ ص ۱۳۔ (۱۸) دافع البلاء خ ۱۸ ص ۲۰۔ (۱۹) حقیقۃ الوحی خ ۲۲ ص ۱۵۴۔ (۲۰) آئینہ کمالات اسلام خ ۵۶ ص ۵۶۴۔ (۲۱) اربعین حاشیہ خ ۷ ص ۲۵۔ (۲۲) نصرۃ الحق خ ۲۱ ص ۹۵۔ (۲۳) اربعین نمبر ۳ خ ۷ ص ۲۹۔ (۲۴) حقیقۃ الوحی خ ۲۲ ص ۸۶۔ (۲۵) تتمہ حقیقۃ الوحی خ ۲۲ ص ۱۴۳۔ (۲۶) حقیقۃ الوحی ص ۱۴۳۔ (۲۷) حقیقۃ الوحی ص ۷۲۔ (۲۸) اربعین نمبر ۴ خ ۷ ص ۷۔ (۲۹) ضمیمہ حقیقۃ الوحی الاستفتاء خ ۲۲ ص ۴۱۔ (۳۰) نصرۃ الحق خ ۲۱ ص ۹۰۔ (۳۱) نصرۃ الحق ص ۸۵۔ (۳۲) نصرۃ الحق ص ۸۶۔ (۳۳) نصرۃ الحق ص ۸۷۔ (۳۴) نصرۃ الحق ص ۸۸۔ (۳۵) نصرۃ الحق ص ۸۸۔ (۳۶) نصرۃ الحق ص ۸۹۔ (۳۷) نصرۃ الحق ص ۸۹۔ (۳۸) درشن ص ۸۵۔ (۳۹) نصرۃ الحق خ ۹۰۔ (۴۰) درشن فارسی ص ۲۸۔ (۴۱) درشن فارسی ص ۲۸۔ (۴۲) القول الفصل بحوالہ ازالہ اوہام خ ۳ ص ۶۷۔ (۴۳) حقیقت الوحی خ ۲۲ ص ۳۴۸۔ (۴۴) حاشیہ اربعین نمبر ۳ خ ۷ ص ۲۵۔ (۴۵) حاشیہ اربعین نمبر ۴ خ ۷ ص ۱۵۔ (۴۶) حقیقت الوحی خ ۲۲ ص ۱۵۵۔ (۴۷) ضرورۃ الامام خ ۱۳ ص ۲۴۔ (۴۸) کرامات الصادقین خ ۷ ص ۵۴۔ (۴۹) خطبہ الہامیہ ص ۲۳۔ (۵۰) خطبہ الہامیہ ص ۲۳۔ (ش)

مرزا قادیانی کے ان کفر آمیز بلند و بانگ دعاوی مختلفہ کی طویل فہرست پر سرسری نظر ڈال کر ہر عقلمند انسان اس امر کے اظہار پر مجبور ہوگا کہ آپ کا قلب ایمان سے اور دماغ عقل سے یکسر خالی تھا اور اس قابل بھی نہیں تھے کہ صحیح الدماغ انسانوں کی صف میں کھڑے ہو سکیں۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

”راست باز اور عقلمند کے کلام میں تناقض نہیں ہوتا“

(ست چکن خزائن ج ۱۰ ص ۱۴۲)

اور

”جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے“

(ضمیمہ براہین احمدیہ خزائن ج ۲ ص ۲۵)

اس لیے مرزا بنیو! بتاؤ کہ مرزا قادیانی بقول خود کون تھا؟

آپ ہی اپنے ذرا جو رستم کو دیکھیں

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اور ان دعاوی باطلہ کے ساتھ مرزا قادیانی کے اس فرمان کو پڑھیے کہ:

”کیوں کہ جو لوگ خدائے تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمانے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے“ (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۱۹)

اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ مرزا قادیانی کے ان مذکورۃ الصدر دعاوی مختلفہ کی بنیاد معاذ اللہ خدائی القاء والہام پر ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم والہام کے مطابق رسالت و نبوت حتیٰ کہ خدا کا دعویٰ کیا۔ اس کو دیکھ کر ملت اسلامیہ کا ہر فرد اس امر کا یقین کرے گا کہ مرزا قادیانی (معہ اپنی امت کے) مومن و مسلمان نہیں تھے اور جو کچھ آپ پر الہام ہوتا تھا وہ سب شیطان العین کی کار فرمائیاں تھیں۔ کیوں کہ خدائے برتر اس قسم کی بکواس و متضاد خیالات سے منزہ اور وراء الراء ہے۔

کفریات مرزا

ابنیت و شرک کا ایک بھیانک مظاہرہ

شریعت اسلامیہ کا ایک امتیازی مسئلہ ہے کہ باری تعالیٰ اپنی ذات و صفات میں ایسا بے نظیر و بے مثل ہے کہ کوئی ہستی اس کی مماثلت و مشارکت کا وہم بھی نہیں کر سکتی اور وہ انسانی عقل و اداراک سے وراء الراء اور انسانی عیوب و ہر قسم کے نقائص سے مبرا و منزہ ہے۔ چنانچہ اس مستحکم مسئلہ توحید الہی پر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کا حرف حرف بلکہ مسلمان کا بچہ بچہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہوا شاہد عدل ہے۔ اب جو الہام و کشوف اور اقوال و افعال توحید الہی اور قرآن و حدیث کے مسلمہ اصول کے خلاف ہوں گے، وہ شیطانی الہامات و کشوف کہلائیں گے اور جس پر وہ شیطانی الہامات نازل ہوتے ہیں شریعت اسلامیہ میں اس کے ساتھ شیطان جیسا برتاؤ رکھا جائے گا۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

۱..... ”جو شخص ایسی بات کہے جس کی شرع میں کوئی اصل نہ ہو خواہ وہ شخص ملہم یا مجتہد ہی کیوں نہ ہو۔ سمجھ لینا چاہئے کہ شیطان اس سے کھیلتا ہے۔ (الی ان قال) جو الہام و کشوف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق کے برخلاف ہو وہ شیطانی القاء ہے“

(ترجمہ از عربی، آئینہ کمالات اسلام خزائن ج ۵ ص ۲۱)

۲..... ”اور میں جانتا ہوں کہ قرآن کریم سے مخالف ہو کر کوئی الہام صحیح نہیں ٹھہر سکتا“ (تبلیغ رسالت ج ۲ ص ۲۵، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۳۵)

اسی معیار پر مرزا قادیانی کے چند الہامات کی جانچ کی جاتی ہے۔ اگر شریعت اسلامیہ کے اصول پر صحیح آرائیں تو فہماور نہ وہ الہامات شیطانی ہیں۔ وہ شیطان مرزا قادیانی سے

کھیل کر رہا ہے اور دونوں نامور و مشہور ہستیاں مخلوق خدا کو گمراہ کرنے میں مساویانہ طور پر جدوجہد کر رہی ہیں۔ پس مسلمان دونوں کو اسلام سے خارج، کافر، ملعون ماننے پر مجبور و حق بجانب ہیں۔

مرزا قادیانی خدا کے بیٹے تھے

مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ مجھ پر یہ الہام ہوا:

۱..... ”اسمع ولدی“ ”سن اے میرے بیٹے مرزا“ (البشریٰ جلد ۱ ص ۴۹)

۲..... ”انت منی بمنزلہ ولدی“ ”اے (مرزا) تو میرے بیٹے کے برابر ہے (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲ ص ۸۹)

۳..... ”انت منی بمنزلہ اولادی“ (دافع البلاء خزائن ج ۱ ص ۲۲۷)

۴..... ”مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ اور ایسا ہی یہ وہ مقام عالیشان مقام ہے کہ گذشتہ نبیوں نے استعارہ کے طور صاحب مقام ہذا کے ظہور کو خدا بیعالمے کا ظہور قرار دیا اور اُس کا آنا خدا بیعالمے کا آنا ٹھہرایا ہے“

(توضیح المرام خزائن ج ۳ ص ۶۴)

کون نہیں جانتا کہ اسلام میں عقیدہ ابنیت و ولدیت کو نبی و بن سے اکھاڑ کر توحید الہی کی بنیادیں خوب مستحکم و مضبوط کر دی گئی ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم کی سورۃ اخلاص و دیگر آیات اور اسلام کا مشہور کلمہ لا الہ الا اللہ اس پر شاہد ہے۔ لیکن اس کے باوجود مرزا قادیانی ولدیت و ابنیت کا اعلان کر رہے ہیں تو اسلامی شریعت میں مرزا ابنیت کو وہی درجہ حاصل ہے جو عیسائیت کا ہے۔ یعنی ان دونوں کے پیرو اسلام میں داخل نہیں ہیں۔

کفریہ الہام

۱..... ”انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول له کن فیکون“

(حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲ ص ۱۰۸)

۲..... اے مرزا تیرا اختیار یہ ہے کہ جب تو کسی کام کو ہو جا کہے تو ہو جاتا ہے“

(رسالہ ریونیو نمبر ۳ ج ۳ ص ۱۳۰ بابت مارچ ۱۹۰۵ء)

۳..... ”اے غلام احمد اب تیرا مرتبہ یہ ہے کہ جس چیز کا تو ارادہ کرے اور

صرف کہ دے کہ ہو جا، وہ چیز ہو جاتی ہے“

(اخبار بدر مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۰۵ء)

قرآن کریم میں یہ صفت کن فیکو فی صاف صاف ”انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول له کن فیکون (یس: ۸۲) باری تعالیٰ ہی کے لیے خصوصیت سے بیان کی گئی ہے۔ لیکن مرزا قادیانی اپنے حق میں اس کو چسپاں کرتے ہیں تو حسب اصول شریعت یہ الہام شیطانی اور باطل ہے اور مرزا قادیانی اس الہام پر عقیدہ و اعتماد رکھنے کی وجہ سے اسلام سے خارج ہیں اور جو لوگ باوجود اس کفر کے مرزا قادیانی کو مسلمان و غیرہ تصور کرتے ہیں ان کے لیے بھی اسلام میں کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔

۴..... ”انت منی و انا منک“ (دفع البلاء خزائن ج ۱۸ ص ۲۷) ۱

۵..... ”انت معی و انا معک اعمل ما شئت فانی غفرت لک“

(البشری ج ۱ ص ۴۶)

۶..... ”انت من مائنا وهم من فشل“ (الرعیین نمبر ۳۷ ج ۱ ص ۴۲۳)

مندرجہ بالا ہر ایک الہام اسلام کے مایہ ناز مسئلہ وحدانیت کے سراسر مخالف ہے اور کفر و شرک سے لبریز ہے اس لیے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ الہامات شیطانی اور مرزا قادیانی (جو اسکے ملہم ہیں) شیطان لعین کے پیروکار ہیں؛ اسلام کے نہیں۔ ہر کہ شک آرکا فرگرد۔

۷..... ”اعطیت صفت الافناء و الاحیاء من الرب الفعال“

ترجمہ: مجھ کو فنا کرنے زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے“

(خطبہ الہامیہ خزائن ج ۱ ص ۵۵)

۱۔ تو مجھ سے ہوا میں تجھ سے۔ ۵۔ تو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ تیرا جو جی چاہے کر میں نے سب گناہ تیرے بخش دیئے۔ ۶۔ مرزا تو ہمارے پانی (نطفہ) سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے۔ مصنف

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ زندہ کرنا اور مارنا خدائے تعالیٰ کی صفت خاص ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کی ہوس رانی و کفر گوئی ملاحظہ فرمائیے کہ ”احیاء و افناء کا مالکانہ“ اختیار آپ کو حاصل ہے۔ یعنی دوسرے لفظوں میں مرزا قادیانی کا دعویٰ نمرود کے دعوے ”اَنَا اُحْیٰی وَاُمِیْتُ: (البقرة: ۲۵۸) کے دوش بدوش ہے۔ اس لیے ہم تمام مسلمانوں کا یہ قطعی عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی اور نمرود دونوں ایک ہی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔

مرزا قادیانی نے مے پی کر یہ یہ کیسی چال کی

محتسب سے جا ملے رندوں کے مخبر بن گئے

۸..... ”جس نے مجھ سے بیعت کی رب سے بیعت کی“

(مفہوم: دفع البلاء خزائن ج ۱ ص ۲۲۶)

۹..... ”اللہ تعالیٰ میری محفل میں حاضر ہوا“ (خزینۃ المعارف ج ۱ ص ۱۵۶)

مرزا یو! یہ تم کو مبارک ہو کہ تمہارے گرو پیر، مرزا قادیانی کی بیعت خدا تعالیٰ کی

بیعت ہے۔ جی تو خدا، مرزا قادیانی کی بزم میں حاضر ہوا۔

ناظرین فرمائیے! ایسے شخص کے متعلق کیا فیصلہ ہے؟

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

۱۰..... الف ”خدا قادیان میں نازل ہوگا“ (البشری ج ۱ ص ۵۶)

ب ”اب خود خدا نازل ہوگا اور ان لوگوں سے آپ لڑے گا۔ جو سچائی

سے لڑتے ہیں۔“ (کشتی نوح خزائن ج ۱ ص ۷۶)

ایک پر لطف الہام اور ملاحظہ فرمائیے کہ خداوند تعالیٰ مرزا قادیانی کے گھر میں جنم لے

رہا ہے کہ:

”اَنَا نَبَشْرُکْ بَغْلَامِ مَظْهَرِ الْحَقِّ وَالْعَلٰی ۙ کَانَ اللّٰهُ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ“

(حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲ ص ۹۸)

یعنی ہم تجھے ایک ایسے بیٹے کی بشارت دیتے ہیں جو سچائی ظاہر کرنے والا ہوگا۔ گویا خود خدا آسمان سے اترے گا۔ گویا معاذ اللہ خدا مرزا قادیانی کے گھر میں جنم لے کر اُنکا بیٹا بنا۔ حاشا دکلا! اگر ایسے لوگوں کے لیے بھی اسلام میں کوئی درجہ ہو سکتا ہے تو نہیں معلوم کفر کیا چیز ہے اور کافر کس کو کہتے ہیں اور وہ کون لوگ ہیں؟

.....”اغفر و ارحم من السماء ربنا عاج“

(براہین احمدیہ حاشیہ خزائن ج ۱ ص ۶۶۲)

مرزا نبیو! عاج کے معنی تمھارے گرو مرزا قادیانی کو معلوم نہیں ہوئے لیکن میں بتاتا ہوں کہ لغت میں اس کے معنی ہاتھی دانت استخوان فیل، گو بر (منتخب اللغات ص ۳۰۴) وغیرہ ہیں۔ لہذا اس الہام کی روشنی میں اپنے خدا کو ہاتھی دانت، استخوان، گو بر، لید، سمجھ سکتے ہو۔ جیسی گنجی دیوی ویسے اُس کے اوت پجاری۔

مرزا قادیانی خود خدا تھے (معاذ اللہ)

مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ عنقریب خدائی کا دعویٰ کروں گا اور میری امت اس کی تصدیق کرے گی۔ چنانچہ آپ خدا بن بیٹھے لیکن افسوس ان کی امت نے اس دعویٰ خدائی کی تصدیق نہیں کی۔ مگر اہل اسلام کو فرعون و نمرود جیسا خدا تسلیم کرتے ہیں۔

.....”رایتسی فی المنام عین اللہ و تیقنت اننی ہو“

(آئینہ کمالات اسلام خزائن ج ۵ ص ۵۶۴)

میں (مرزا قادیانی) نے خواب میں دیکھا کہ ہو بہو اللہ ہوں اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں۔

۲.....”دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی

میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں ”خدا کے مانند اور مثل“

(اربعین نمبر ۳ حاشیہ خزائن ج ۷ ص ۴۱۳)

قرآن مجید بلند آواز سے کہہ رہا ہے ”لیس کمثلہ شیء“ (شوری ۱۱) وہ بے مثل ہے۔

مگر چودہویں صدی کے مجدد کفر و بدت، مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ میں خدا کے مانند ہوں۔ اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ نہایت قطع و یقین سے کہتے ہیں کہ میں خدا ہوں۔ مرزائی دنیا میں مرزا قادیانی کا دعویٰ خدائی کچھ اچھی نظروں سے نہیں دیکھا گیا۔ تو ان کے کاسہ لیسوں و عبودیت کشوں نے اس دعوے کی اس طرح سے مرمت کی کہ یہ دعویٰ خواب کا ہے جیسا کہ عبارت مرزا قادیانی میں خود موجود ہے کہ ”میں نے خواب..... الخ“ اس لیے اس دعوے کی نہ کچھ حقیقت ہے اور نہ اعتبار کے قابل۔

اگرچہ امت مرزائیہ نے مرزا قادیانی کو زبردستی مرتبہ ربوبیت والوہیت سے گرا کر بندوں اور انسانوں کے زمرے میں شامل کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کے اس دعویٰ خدائی کی طنائیں کچھ ایسی نہیں تھیں جو ڈھیلی ہو جاتیں۔ کیوں کہ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ:

”نبی کی خواب ایک قسم کی وحی ہوتی ہے“ (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۲۰۴)

۳.....”اور جو لوگ خدائے تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں..... وہ بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے“

(ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۱۹۷)

اور آپ (مرزا جی) کا مشہور الہام ہے:

۴.....”وما یَنطَقُ عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی“

(مرزا) اپنی خواہش سے نہیں بولتا بلکہ وحی والہام کے موافق بولتا ہے۔

(اربعین نمبر ۳ ج ۷ ص ۴۲۶)

اور مرزا قادیانی (بقول خود) نبی و رسول اور ملہم ہیں اور امت مرزائیہ مرزا قادیانی کی نبوت و رسالت اور الہام پر ایمان رکھتی ہے اور اسی کو سرمایہ نجات سمجھتی ہے۔ اس لیے مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ الوہیت، منامی و خیالی نہیں بلکہ حقیقی و قطعی ہے۔ حیرت و افسوس ہے اس مرزائی خدا کے نافرمان و سرکش بندوں پر جو اس کی الوہیت کے کنگروں کے مسمار

کرنے میں جدوجہد کر رہے ہیں۔ مگر ہم تمام مسلمان، مرزا قادیانی کے اس دعویٰ خدائی کی قدر کرتے ہوئے یہ قطعی عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ کا یہ دعویٰ فرعون کے دعویٰ ”انسا ربکم الاعلیٰ“ (النازعات: ۲۴) کے دوش بدوش ہے اور یہ دونوں نامور ہستیاں ایک ہی سلسلہ کی دو کڑیاں ہیں، مرزائیو! سنتے ہو!

مجھ سامشاق زمانہ میں نہ پاؤ گے کبھی گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبالے کر اور لطف یہ کہ اس قسم کے تمام شرکیہ و کفریہ اقوال کے متعلق مرزا قادیانی کا خیال یہ ہے کہ اس کی بنیاد وحی الہی والہام ازلی پر ہے کہ جس طرح قرآن کریم کا لفظ لفظ وحی الہی ہے اور ہر قسم کی غلطیوں و عیبوں سے پاک ہے اسی طرح ہمارے یہ الہامات ہیں۔ کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح میں بھی ”وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ“ کے ماتحت بولتا ہوں اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کرتا۔

۱..... آنچہ دادست ہرنی را جام داد آں جام را مرا بتمام
ہچوں قرآن منزہ اش دامن از خطا ہا و ہمیں است ایمانم
(نزل المسیح خزائن ج ۸ ص ۷۷۷)

۲..... ”مگر میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اُسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر۔ اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اُسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام یقین کرتا ہوں“ (حقیقت الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۰)

۳..... ”میں خدا تعالیٰ کی تیئیس^{۲۳} برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کر سکتا ہوں۔ میں اُسکی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ اُن تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں“

(حقیقت الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۴)

ان خرافات و کفریات کو کلام الہی سمجھنا اور اس پر ایمان و اعتقاد رکھنا ہی مرزائیت کے فنا فی الکفر و بددینی کی ایک نہ مٹنے والی علامت ہے۔ کیوں کہ مرزائی دنیا میں خدا ایک ایسی ذات تسلیم کیا گیا ہے کہ جس نے سابقہ وحیوں اور کلاموں میں اپنی وحدانیت اور اُلوہیت کو مدلل کر کے جزو ایمان و باعث نجات قرار دیا اور اُن مذاہب و ادیان کو جنہوں نے توحید و اُلوہیت کے خلاف آواز بلند کی ان کو باطل پرست کفر نواز، مشرک قرار دے کر اخروی نجات سے محروم کر دیا۔ لیکن اسی خدا کی جدت نوازی و تجدد پسندی ملاحظہ فرمائیے کہ اپنی وحدانیت و بے نظیری پر پانی پھیر دیتا ہے اور مرزائیت کے آسمانی دولہا کو مسند اُلوہیت پر بٹھا کر اپنا شریک و سہم تسلیم بنا لیتا ہے (معاذ اللہ) ایں چہ بوالعجبی است۔

عذر لنگ

جب مسلمان، مرزا قادیانی کے اس قسم کے کفریات و خرافات پیش کر کے ان کو دائرہ اسلام سے باہر اور ان کی نبوت و رسالت وغیرہ کو خاکستر کر دیتے ہیں تو مرزائیت کے کاسہ لیسوں میں ایک عجیب قسم کی سراسیمگی و کھلبلی پڑ جاتی ہے اور ایک فریب و عذر لنگ، اسلام و مرزا کے متعلق یہ بیان کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے جس قدر الہامات و اقوال بظاہر شریعت اسلامیہ کے خلاف معلوم ہوتے ہیں وہ سب حالات و جدوجہد جذب کے ہیں۔ جیسا کہ اسلام میں بہت سے بزرگان سلف مثل بایزید بسطامی، منصور، امام شبلی، وغیرہم کے ایسے مشہور اقوال ہیں جن کو شریعت اسلامیہ سے کچھ لگاؤ نہیں بلکہ ظاہراً سراسر کفر و شرک ہیں۔ لیکن علماء اسلام ان کے متعلق حالت سکرو جذب کا عذر پیش کر کے ان بزرگوں کو معذور سمجھتے ہیں جس سے ان کے اسلام و ایمان میں تودرکنار، کرامت و بزرگی میں بھی فرق نہیں آتا ہے۔ اسی طرح مرزا قادیانی کے اقوال و الہامات بھی مجذوبانہ حالت میں صادر ہوئے ہیں، اس لیے آپ کے اسلام و ایمان پر بھی کوئی ضرب نہیں پڑے گی۔

ناظرین! امت مرزائیہ کا یہ ایک چلتا ہوا فریب و منتر ہے جو سادہ لوح و ناواقف مسلمانوں کو قابو میں لانے کے لیے تراشا گیا ہے۔ ورنہ اس کی حقیقت نقش بر آب سے

بھی بالاتر ہے۔

اول: تو اس لیے کہ صوفیائے کرام نے اپنی وجدانی حالت میں جو کچھ فرمایا ہے، اس کی بنیاد وحی الہی اور نبوت خداوندی پر نہیں رکھی؛ یعنی انھوں نے نہ دعویٰ نبوت کیا اور نہ یہ کہا کہ یہ من جانب اللہ الہام وحی الہی ہے۔ بخلاف مرزا قادیانی کے وہ مدعی نبوت تھے اور ان تمام تر اقوال والہامات کو وحی الہی کہتے تھے اور نبی وہ ہے جو اپنے اقوال و جذبات پر قابو رکھتا ہے۔ اُس پر جذب و سکر طاری نہیں ہوتا۔ اس لیے مرزا قادیانی کی حالت کو صوفیائے کرام کی حالت پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔

ثانیاً: صوفیائے کرام کے ایسے اقوال کو شرعی حیثیت سے کچھ وقعت نہیں دی گئی ہے۔ بلکہ خود انھوں نے اپنی غیر وجدانی حالت میں شریعت کو ملحوظ رکھ کر اس سے نفرت کا اظہار کیا ہے اور نادام ہو کر استغفار کیا ہے۔ اسی وجہ سے وہ اقوال صوفیاء کی اصطلاحات میں شطیحات کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔ جن پر عقائد کے مدار ہیں نہ اعمال کے۔ اور نہ اس کے انکار کرنے والے کافر و فاسق ہیں۔ مگر مرزا قادیانی کو دیکھئے کہ اپنے ان اقوال کو الہام و وحی کی صورت میں پیش کر کے نہ صرف اس کے منکر کو بلکہ متردد کو بھی کافر قرار دیتے ہیں۔ توبہ و استغفار تو درکنار بڑی بے باکی سے اسی پر ڈٹے ہوئے ہیں اور ان کے یار و وفادار، شریک و سہم تو ایسے بلند پایہ حقائق کی طرفہ روزگار تاویل میں فرما کر سراہتے ہیں کہ اس سے توبہ بھلی۔

ثالثاً: علماء اسلام نے ایسے اقوال کی وجہ سے ان کو بھی کافر قرار دیا ہے اور جب تک وہ تاب نہ نہیں ہو گئے ان کو سزائیں بھی دی گئیں۔

بہر حال چونکہ مرزا قادیانی مدعی نبوت و ملہم من اللہ ہے، اس لیے ان کے حالات و الہامات کو صوفیائے کرام کے احوال و اقوال پر قیاس نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اس لیے مرزا قادیانی اپنے ان اکفریہ الہامات کی وجہ سے اسلام میں داخل نہیں ہو سکتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایک شرمناک حملہ

دعوائے نبوت

مسئلہ توحید باری عز اسمہ کے ساتھ ساتھ اس امر کا قطعی اقرار کرنا ضروری و ناگزیر ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو گئی۔ آپ دنیا کے ایک آخری نبی ہیں، جس کے بعد کسی قسم کا تشریحی، غیر تشریحی، ظلی و بروزی، جنگلی و کوہی کوئی بھی نبی نہیں آ سکتا ہے اور اس مسئلہ ختم نبوت کی تمام تر بنیاد قرآن کریم کی بیشمار آیات، و احادیث کے بے پایاں ذخیرے پر ہے۔ جس میں صاف صاف اس امر کا ذکر موجود ہے کہ ختم نبوت، ایمان و اسلام کا ایک ایسا جزو ہے جس کے انکار سے ایمان و اسلام قائم ہی نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ ان آیات و احادیث کی روشنی و تابانی کی وجہ سے جن جن لوگوں نے اپنی نبوت کی داغ بیل ڈالی شاہان اسلام نے ان کی نہ صرف اس مصنوعی نبوت کو بلکہ ان کی ذات کو موت کے گھاٹ اتار کر اسلامی فضا کو خس و خاشاک سے پاک و صاف کر دیا ہے اور خود مرزا قادیانی کا بھی مدعی نبوت کے متعلق یہ خیال ہے لکھتے ہیں کہ:

۱..... ”اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی

دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کافر اور کاذب جانتا ہوں“

(مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۳۰)

۲..... ”میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص

ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرۃ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں“

(مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۵۵)

اس کے بعد مرزا قادیانی کی نبوت و رسالت کے دعاوی ملاحظہ فرمائیے:

۱..... ”ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں“

(ملفوظات ج ۱ ص ۱۰۷، اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

۲.....”سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا“

(دافع البلاء خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱)

۳.....”میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُسی

نے مجھے بھیجا ہے اور اُسی کے میرا نام نبی رکھا“ (تمتہ حقیقۃ الوحی ج ۲۲ ص ۵۰۳)

اس کے علاوہ تجلیات الہیہ خزائن ج ۲۰ ص ۲۱۲، اربعین نمبر ۴ خزائن ج ۱۷ ص ۲۵۴ وغیرہ میں دعوی نبوت موجود ہے۔ مرزا قادیانی کی نبوت و رسالت کے ان دعاوی کو دیکھ کر ہر شخص یقین کر لے گا کہ ختم نبوت کے خلاف یہ دعوی کفر اور اس کا مدعی کافر و خارج از اسلام ہے۔ اس لیے از روئے اصول شریعت اور مرزا قادیانی بقول خود اس کفریہ دعویٰ کی وجہ سے اسلام سے خارج ہیں۔

مرزا قادیانی تشریحی نبوت اور شریعت جدیدہ کے مدعی تھے

مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

۱.....”چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام

کی تجدید ہے“ (اربعین نمبر ۴ حاشیہ خزائن ج ۱۷ ص ۲۳۵)

۲.....”ما سوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے

ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لیے ایک قانون

مقرر کیا۔ وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی

ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی“

(اربعین نمبر ۴ خزائن ج ۱۷ ص ۲۳۵)

۳.....”اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو وہی

اس آیت کا مصداق ہے کہ هو الذی ارسل رسولہ بالہدی و دین

الحق لیظہرہ علی الدین کلہ“ (اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۳)

۴.....”اور اس آنے والے (مرزا قادیانی) کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی

اس کے مثیل ہونے کی طرف..... یہ اشارہ ہے و مبشراً برسول

یاتی من بعدی اسمہ احمد“ (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۶۳)

مرزا محمود قادیانی خلیفہ اس قول مرزا قادیانی کی شرح کرتے ہیں:

۵.....”حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور

لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیش گوئی ”و مبشراً برسول یاتی من

بعدی اسمہ احمد“ کا میں ہی ہوں“ (القول الفیصل ص ۲۷)

۶.....”اس پیش گوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہی ہو سکتے

ہیں نہ اور کوئی“ (انوار خلافت ص ۳۳)

اسلامی دنیا کا کوئی فرد اس سے بے خبر نہیں ہے کہ آیت ”هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ

بِالْهُدَى“ (التوبہ ۳۳) اور بشارت اِسْمُهُ أَحْمَدُ خاص حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ

وسلم کی شان اقدس میں نازل ہوئی جو دنیا میں اسلام جیسا دین اور قرآن کریم جیسی کتاب

لیکھ مخلوق خدا کی ہدایت کے لیے مبعوث ہوئے اور تمام ادیان و مذاہب پر اسلام کو بلند

کیا۔ لیکن مرزا قادیانی کی آنکھوں میں سردارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف خاص کانٹوں

کی طرح کھٹکا اور رشک و حسد و جاہ پرستی کی چنگاریوں نے مرزا قادیانی کے تمام جسم میں

آگ لگادی۔ تو آپ نے یہ کہہ کر کہ ”ان اوصاف خاصہ کا مصداق صرف میں ہی ہوں“

اپنی ان حاسدانہ چنگاریوں پر پانی کا کچھ چھینٹا ڈال دیا اور اپنی جاپ پرور اور ہوس راس

زندگی کے لیے قدرے سامان مہیا کر لیا۔ لیکن دنیا جانتی ہے کہ مرزا قادیانی کے یہ دعاوی

ان کیلئے دنیوی ذلت و اخروی عذاب کے باعث بن گئے۔ اس لیے کہ اس بے حقیقت و

کفری دعویٰ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و مقصد بعثت کو ناکام بنانے اور خود کو

پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم سے برتر و بہتر ثابت کرنے کی سعی لا حاصل کی گئی ہے۔

پھر ایسے مدعی کو وہی شخص مومن و مسلم کہہ سکتا ہے جو خود بھی اسلام و ایمان کے دامن

سے وابستہ نہ ہو۔

اور مرزا قادیانی کے ان ادعائے باطل کی وجہ سے آپ کے ایک مرید، ظہیر الدین اروپا مرزا قادیانی کو نبی مستقل و رسول حقیقی اور صاحب شریعت و صاحب کتاب مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ کی جگہ لا الہ الا اللہ احمد (مرزا قادیانی) جری اللہ پڑھتے ہیں اور قادیانی مسجد اقصیٰ اور قادیان کو قبلہ عبادت جانتے ہیں۔ (مفہوم از رسالہ المبارک) اور مرزا محمود احمد قادیانی خلیفہ قادیان بھی (مع اپنی جماعت کے) مرزا قادیانی کو حقیقی نبی تسلیم کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ:

”پس شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے اس کے معنی سے حضرت صاحب (مرزا قادیانی) ہر گز مجازی نبی نہیں ہیں، بلکہ حقیقی نبی ہیں۔“

(حقیقۃ النبوة ص ۱۷۴)

اخبار الفضل مورخہ ۲۹ جون ۱۹۱۵ء کلمۃ الفصل ص ۱۰۵ عقائد محمودیہ ص ۱۲ النبوت فی القرآن ص ۷۲ وغیرہ میں امت مرزائیہ نے اپنے گرومرشد مرزا قادیانی کو صاحب کتاب و تشریحی نبی تسلیم کیا ہے۔ جو قرآن وحدیث کے نصوص صریحہ اور اسلام کے صحیح اصول وعقائد کے سراسر خلاف ہے۔ اس لیے مرزا قادیانی مع اپنی امت کے اسلام میں ہرگز داخل نہیں ہیں۔

قرآن کریم کی حرمت وحفاظت پر ناپاک حملہ

اگرچہ مرزا قادیانی نے اپنے دعویٰ باطلہ کی وجہ سے قرآن شریف کا انکار کر کے اس کی عزت و حرمت پر بہت کچھ حملہ کیے ہیں، مگر آپ کو اس پر بھی صبر نہ آیا تو صاف صاف یوں گویا ہوئے کہ:

الف..... ”میں قرآن کی غلطیاں نکالنے کے لئے آیا ہوں جو تفسیروں کی وجہ سے واقع ہو گئی ہیں۔“ (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۴۸۲)

۱۔ مرزا کی اصل عبارت اس طرح ہے: اس بزرگ نے ایک دفعہ جس بات کو عرصہ تیس سال کا گذرا ہوگا جھکو کہا کہ عیسیٰ اب جو ان ہو گیا ہے اور لدھیانہ میں آکر قرآن کی غلطیاں نکالے گا۔ ش

ب..... ”قرآن زمین سے اٹھ گیا تھا۔ میں قرآن کو آسمان پر سے لایا ہوں“ (ازالہ اوہام حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۴۹۳)

ج..... ”اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلنہ قریباً من القادیان تو میں نے سگر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان یہ کشف تھا جو کئی سال ہوئے کہ مجھے دکھلایا گیا تھا“

(ازالہ اوہام حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۱۴۰)

د..... ”قرآن کریم خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں“

(حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲ ص ۸۷)

سب وعدۃ الہی ”اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ“ (الحجر ۹) قرآن مجید جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا، بعینہ اسی طرح بغیر کسی تغیر و تبدل کے اب تک محفوظ و مامون ہے اور قیامت تک بحفاظت باقی رہے گا اور ہر قسم کی غلطیوں و تحریفوں سے اپنے متکلم (اللہ تعالیٰ) کی طرح منزه و مبرہ ہے اور رہے گا۔ حتیٰ کہ کسی مفسر کی تفسیری غلطیوں سے بھی اس میں غلطی کا امکان محال ہے۔ وہ ایک ایسا خورشید درخشاں ہے جو گرد و غبار سے دھندلا نہیں ہو سکتا۔ بایں ہمہ مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ میں اس کی

۱۔ مرزا کی اصل عبارت اس طرح ہے: انہیں معنوں سے کہا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں قرآن آسمان پر اٹھایا جائے گا۔ پھر انہیں حدیثوں میں لکھا ہے کہ پھر دوبارہ قرآن کو زمین پر لانے والا ایک مرد فارسی الاصل (مرزا قادیانی) ہوگا۔ ش

غلطیاں درست کرنے کے لیے آیا ہوں، وہ زمین سے اٹھ گیا تھا، اس کو آسمان سے لایا ہوں، یا اسی میں واقعی طور پر یہ تحریری عبارت ”انا انزلناه قریباً من القادیان“ تحریر ہے۔ سراسر کفر اور قرآن عظیم کی توہین و تحریف ہے۔

کون نہیں جانتا کہ مسلمانوں کے موجودہ قرآن مجید میں نہ تو قادیانی کا نام درج ہے اور نہ ”انا انزلناه قریباً من القادیان“ ہے اس لیے ہم تمام مسلمان اس راسخ عقیدہ کے کہنے میں حق بجانب ہیں کہ مرزا قادیانی کے الہامات کفر نواز اور شیطانی ہیں اور خود مرزا قادیانی پکے کافر اور نمبری جھوٹے تھے۔ کوئی قادیانی، محمودی، لاہوری، تیماپوری، اروپا، نبی بخشی، معراجی، گناچوری، قابلی، چنگا بنگوی ہے؟ جو مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا الہام کو واقعات و مشاہدات کی روشنی میں صحیح ثابت کر کے اپنی نمک حلائی کا ثبوت دے گا؟۔ اسی وجہ سے امت مرزائیہ کی نگاہوں میں قرآن کریم کا وقار و احترام نہیں باقی ہے۔ کیوں کہ مرزائیوں کے حکیم الامت حکیم نور الدین قادیانی، خلیفہ اول قادیان، کہتے ہیں کہ ناپاکی و جنابت کی حالت میں بھی قرآن کریم پڑھنا جائز ہے لکھتے ہیں کہ:

”جنبی بحالت جب درود و استغفار“ بلکہ قرآن کریم بھی پڑھ سکتا ہے“

(مجموعہ نخب المصلی، فتاویٰ احمدیہ ج ۱ ص ۳۱)

لطف یہ ہے کہ حکیم قادیانی اسی کتاب کے صفحہ مذکورہ میں لکھتے ہیں کہ جنابت کی حالت میں مسجد میں جانا جائز نہیں ہے گویا مرزائی شریعت میں قرآن عزیز کا مرتبہ و اعزاز مسجد سے کم اور گرا ہوا ہے۔ مرزائیت کے گرو حکیم نور الدین قادیانی و مہارگرو ”مرزا قادیانی“ نے قرآن مجید کے ساتھ جوش و خروش چشمانہ طلب و توہین آمیز طریقہ روا رکھا ہے اس کو منتقم حقیقی جل شانہ کی غیرت و حلم نے برداشت نہ کیا اور اس نے مرزا قادیانی (جو کلام اللہ کی غلطیاں نکالنے کے لئے آئے تھے) کے قوتِ حافظہ کو سلب کر کے نسیان و فراموشی کی بھول بھلیاں میں مبتلا کر دیا۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی کو اقرار ہے کہ:

”حافظہ اچھا نہیں، یاد نہیں رہا“ (ریویو جلد ۲ نمبر ۴، ماہ اپریل ۱۹۰۳ء حاشیہ صفحہ ۱۵۳)

”اور مجھے مراق ہے۔“ (ریویو ج ۲۵ نمبر ۸، اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

مرزائیو! کیا مراق و نسیانی بھی نبی ہوتے ہیں؟۔ اگر ہوتے ہیں تو ایسا بھوکڑ نبی تمہیں مبارک۔ چنانچہ اس مراق و نسیان کا یا خدائی انتقام کا یہ اثر ہوا کہ مرزا قادیانی نے اپنے مصنفات کے اکثر و بیشتر جگہوں میں آیات قرآنی غلط لکھ کر اپنی نبوت و دعاوی باطلہ کو اپنے ہاتھوں دفن کر دیا ہے اور لطف یہ کہ مرزا قادیانی کی وہ نمک خوار امت جو نبوت مرزا کے ثبوت میں زمین و آسمان کے فلا بے ملانے اور جھوٹ کو سچ کرنے میں طاق و یکتا ہے۔ اس کو بھی آج تک ان آیات کو تصحیح کرنے کی توفیق اور اب تک یکے بعد دیگرے طباعت و اشاعت کے بعد بھی وہ غلطیاں موجود ہیں۔ چونکہ گرو اور چیلہ دونوں کی نگاہوں میں قرآن کریم کی عظمت و حرمت باقی نہیں ہے، اس لیے ان کی صحت و حفاظت کی خدمت قدرتی طور پر چھین لی گئی۔ عبرت! عبرت!! سچ ہے کہ خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں۔ اب کتب مرزا قادیانی سے وہ آیات قرآنی لکھتا ہوں جو قادیانی نے غلط لکھی اور آج تک لکھی ہوئی ہیں۔ ناظرین ملاحظہ فرما کر مرزائی نبوت کی داد دیں گے۔

الفاظ مرزا قادیانی

۱.....و ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فأتو بسورة من

مثله و ان لم تفعلوا و لن تفعلوا“

(سرمہ چشم آریہ حاشیہ ص ۱۲ طبع قادیان دسمبر ۱۹۲۳ء، براہین احمدیہ ص ۳۹۵)

۵۴۶ طبع لاہور نور الحق ج ۱ ص ۱۰۹ طبع لاہور ۱۳۱ھ)

آیت قرآنی

”وَ اِنْ كُنْتُمْ فِی رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّنْ

مِثْلِهٖ ۚ وَ اَدْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ فَ اِنْ

لَمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا (سورة بقرہ: ۲۳)

۱۔ سرمہ چشم آریہ ص ۱۲ طبع اول ریاض ہند پریس امرتسر ۱۸۸۶ء۔ ش

الفاظ مرزا قادیانی

۲..... قل لئن اجتمعت الجن والانس على ان ياتوا
(سرمد چشمہ آرکائیو، طبع قادیان دسمبر ۱۹۹۳ء، نور الحق ج ۱ ص ۱۰۹، طبع لاہور ۱۳۱۱ھ)

آیت قرآنی

”قُلْ لِّئِنْ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَنْ يَأْتُوا (الاسراء: ۸۸)
الفاظ مرزا قادیانی

۳..... انزل ذكراً ورسولاً

(ایام الصلح ص ۸۲ طبع قادیان اگست ۱۸۹۸ء) ۲

آیت قرآنی

”قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۖ رَسُولًا يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ
(سورۃ طلاق: ۱۱)

الفاظ مرزا قادیانی

۴..... آمَنْتُ بِالَّذِي آمَنْتُ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ .

(اربعین نمبر ۳ ص ۴۵، سراج منیر حاشیہ صفحہ ۲۶ طبع قادیان مئی ۱۸۹۷ء)

آیت قرآنی

”قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنْتُ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ“
(سورۃ یونس: ۹۰)

الفاظ مرزا قادیانی

۵..... یوم یاتی ربک فی ظلل من الغمام -

(حقیقۃ الوحی ص ۱۵۴، طبع قادیان دسمبر ۱۹۳۴ء)

۱۔ سرمد چشمہ آرکائیو حاشیہ ص ۱۳ طبع اول ریاض ہند امرتسر ۱۸۸۶ء۔ ۲۔ ایام الصلح مطبوعہ بار دوم ص ۸۱
دسمبر ۱۹۲۳ء۔ ۳۔ اربعین ص ۳۵ دسمبر ۱۹۰۲ء۔ ۴۔ حقیقۃ الوحی مطبوعہ ۱۹۰۷ء۔ ش

آیت قرآنی

”هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ
(سورۃ البقرہ: ۲۱۰)

الفاظ مرزا قادیانی

۶..... جادلهم بالحكمة و الموعظة الحسنة

(نور الحق ج ۱ ص ۴۶، طبع لاہور ۱۳۱۱ھ، تبلیغ رسالت ج ۳ ص ۱۹۲ تا ۱۹۵)

آیت قرآنی

أَدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ
جَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ (سورہ نحل: ۱۲۵)

اس کے علاوہ تحفہ گوڑویہ صفحہ ۱۸۵، ایام الصلح ص ۱۶۱، ازالہ اوہام ج ۲ ص ۲۷۵، طبع
قادیان ستمبر ۱۹۲۹ء میں آیات قرآنیہ غلط لکھی ہیں۔ ایسے غلط گو غلط کار انسان کے عجیب و
غریب دعویٰ پر وہی شخص کان دھر سکتا ہے جو خود گمراہیوں کی گتھیوں میں الجھا ہوا ہو۔
اللہ اکبر! اس غلط کاری و غلط گوئی کے باوجود دعائے نبوت و رسالت ۔

اللہ رے اس حسن پر یہ بے نیازیاں

بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں

ملائکہ کے وجود سے انکار

اسلامی دنیا کا ہر فرد اس سے واقف ہے کہ شریعت اسلامیہ فرشتوں کے وجود کو نہ صرف
تسلیم کرتی ہے بلکہ جزو ایمان قرار دیتی ہے اور قرآن کریم میں ان کے وجود کے ساتھ
نزول و صعود، اترنے و چڑھنے و کارہائے دنیا کے انتظامی امور کی سپردگی کو صاف لفظوں
میں بیان کیا بلکہ اس سے بڑھ کر مزید شرف ملائکہ کو ہی عطا کیا گیا کہ ان کی دشمنی و عداوت
کو اللہ تعالیٰ نے اپنی دشمنی و عداوت بتائی ہے۔ ذیل کے حوالوں سے ملائکہ کے وجود نزول

وتقرب کا اندازہ کیجئے۔

۱..... قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ (بقرہ: ۹۷)

۲..... مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ

عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ ● (بقرہ: ۹۸)

۳..... وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا (ہود: ۷۷)

۴..... اذْذَقُوا لِلْمُؤْمِنِينَ أَنْ يُكَفِّبَكُمْ أَنْ يُمَدِّدْكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آفٍ مِّنَ

الْمَلَائِكَةِ مُنْزِلِينَ ● (آل عمران: ۱۲۴)

ان آیات قرآنیہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے مرزا قادیانی کے اقوال ملاحظہ فرمائیے جس میں ملائکہ کو ستاروں کی ارواح مانتے ہیں اور ان کے وجود و نزول سے منکر ہو کر اپنے لئے کفر کی قبر کھودی ہے۔

۱..... ”جس طرح آفتاب اپنے مقام پر ہے اور اُس کی گرمی و روشنی زمین پر پھیل

کر اپنے خواص کے موافق زمین کی ہر ایک چیز کو فائدہ پہنچاتی ہے اسی

طرح روحانیت سماویہ خواہ اُن کو یونانیوں کے خیال کے موافق نفوس

فلکیہ کہیں یا دساتیر اور وید کی اصطلاحات کے موافق ارواح کو اکب سے

اُن کو نامزد کریں۔ یا نہایت سیدھے اور موحدانہ طریق سے ملائکہ اللہ کا

ان کو لقب دیں“ (توضیح مرام خزائن ج ۳ ص ۶۷)

۲..... ”ملائکہ اپنے وجود کے ساتھ کبھی زمین پر نہیں اترتے“

(خلاصہ: توضیح مرام خزائن ج ۳ ص ۶۶)

۳..... ملک الموت زمین پر نہیں پر نہیں اترتا“ (خلاصہ: توضیح مرام خزائن ج ۳ ص ۶۶)

۴..... ”وہ نفوس نورانیہ ملائکہ کو اکب اور سیارات کے لئے جان کا ہی حکم

رکھتے ہیں اور ان سے ایک لحظہ کے لئے بھی جدا نہیں ہوتے“

(خلاصہ: توضیح مرام خزائن ج ۳ ص ۷۰)

۵..... جن (ملائکہ) کو نفوس کو اکب سے بھی نامزد کر سکتے ہیں“

(توضیح مرام خزائن ج ۳ ص ۷۱)

۶..... ”بلاشبہ ان نفوس نورانیہ (ملائکہ اللہ) کا اس میں بھی دخل ہے۔ اسی

دخل کی رُو سے شریعت غزّانے استعارہ کے طور پر اللہ تعالیٰ اور اس

کے رسولوں میں ملائکہ کا واسطہ ہونا ایک ضروری امر ظاہر فرمایا ہے“

(توضیح مرام خزائن ج ۳ ص ۷۲)

۷..... ”جبرائیل کو بھی جو سانس کی ہوا یا آنکھ کے نور کی طرح خدا تعالیٰ سے

نسبت رکھتا ہے“ (توضیح مرام خزائن ج ۳ ص ۹۲)

ہر مسلمان مرزا قادیانی کے ان ہفوات کو دیکھ کر اس امر کا اقرار کرے گا کہ مرزا قادیانی اور ان کی ذریت کو اسلام سے ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی تعلق نہیں اور نہ ایمان کی روشنی ان کے دماغوں اور دلوں میں موجود ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسری بلکہ برتری کا دعویٰ

مرزا قادیانی کے مذکورۃ الصدر عجیب و غریب دعاوی نبوت و رسالت و شریعت جدیدہ ہی میں اس امر کی کافی روشنی موجود ہے کہ آپ (مرزا جی) معاذ اللہ! حضرت سید المرسلین خاتم النبیین کے نہ صرف ہم رتبہ ہیں بلکہ برتر و بہتر بھی ہیں۔ لیکن مرزا قادیانی نے اپنے کفریہ و گستاخانہ دعوے کو مجمل نہ رکھا بلکہ مفصل صاف بیان کیا کہ وہ خصائص و فضائل جس کو قرآن کریم نے صرف ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص کر دیا ہے ان سب میں مرزا قادیانی انفرادی یا مشترکہ حیثیت سے حصہ دار ہیں۔ یعنی بعض محاسن و فضائل تو ایسے ہیں کہ اگرچہ اصل میں وہ محاسن صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں مگر مرزا قادیانی بغیر شرکت غیر انفرادی حیثیت سے اس پر قابض ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ اس میں مرزا قادیانی بھی شریک ہیں۔

مثلاً: بشارت اسمہ احمد اور آیت هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ

لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ (سورہ توبہ آیت نمبر ۳۳) کا صحیح مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مگر مرزا قادیانی زبردستی اس وصف کو اپنے اوپر چسپاں کرتے ہوئے کہتا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے مصداق و موصوف نہیں تھے جیسا کہ گذشتہ صفحہ میں بیان میں ہوا۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی تعداد تین ہزار بتائی ہے۔ دیکھئے تحفہ گولڑویہ ج ۱ ص ۱۵۳۔

اور اپنے معجزات و نشانات کی تعداد تین لاکھ (حقیقۃ الوحی خ ج ۲ ص ۷۰، تتمہ ص ۵۰۳) اور دس لاکھ (براہین احمدیہ پنجم خزائن ج ۲ ص ۷۲) اور ساٹھ لاکھ..... بلکہ اتنے زیادہ جو دنیا کے کسی بادشاہ کی فوج اس کے برابر نہیں ہو سکتی (اعجاز احمدی خزائن ج ۱ ص ۱۰۷) معلوم ہوا کہ آپ (مرزا جی) کا مرتبہ (معاذ اللہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی گنا بلند ہے۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بطور نشان صرف چاند گہن ہوا اور میرے لیے چاند اور سورج دونوں ہوئے۔

لہ خسف القمر المنیر و ان لی غسا القمران المشرقان اتنکر

(اعجاز احمدی خزائن ج ۱ ص ۱۸۳)

اور مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

”اب خدا تعالیٰ نے میری وحی، میری تعلیم اور میری بیعت کو..... مدار نجات

ٹھہرایا ہے“ (اربعین نمبر حاشیہ خزائن ج ۱ ص ۲۳۵)

اس کے صاف معنی یہ ہوئے کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری اور فرمانبرداری باعث نجات نہیں اور نہ مرزا قادیانی کے مقابلہ میں حضور پر نور علیہ السلام کی اتباع کی ضرورت ہے۔

اور مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

”انسانی ما لم یؤت احد من العالمین (خدا نے مجھ کو وہ چیز دی جو اس زمانہ کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی گئی“ (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲ ص ۱۱۰)

”لولاک لما خلقت الافلاک (اے مرزا اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو

آسمانوں کو پیدا نہ کرتا“ (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲ ص ۱۰۲)

ناظرین! انصاف سے فرمائیں کہ مرزا قادیانی ان ہفوات کے باوجود بھی اس قابل ہیں کہ..... کافر قرار نہ دیئے جائیں؟ تو بتائیے کہ شریعت اسلامیہ میں وجوہ کفر کیا ہیں؟ اور کافر کون ہے؟۔

اس کے بعد وہ محامد و محاسن جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کریم میں بیان کئے گئے ہیں؛ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ میں بھی اس میں شریک ہوں یا وہ میرے ہی لئے مخصوص ہیں۔

۱..... ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم قل

انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الہکم الہ واحد“

(دفع البلاء خزائن ج ۱ ص ۲۲۶)

۲..... وما ارسلنک الا رحمة للعالمین (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲ ص ۸۵)

۳..... ”سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً ط“

(ضمیمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲ ص ۷۰۷)

۴..... وما ینطق عن الہوی ان هو الا وحی یوحی۔

(اربعین نمبر ۳ خزائن ج ۱ ص ۳۸۵)

۵..... ما کان اللہ لیعد بہم و انت فیہم۔ (دفع البلاء ج ۱ ص ۲۲۶)

۶..... انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من

ذنبک و ما تأخر۔ (خاتمہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲ ص ۷۱۱)

۷..... ما رمیت اذ رمیت ولكن الله رمی۔

(خاتمہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲ ص ۷۰۵)

۸..... دَنَا فِتْدَلٰی فکان قاب قوسین او ادنی۔

(خاتمہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲ ص ۷۰۷)

۹..... قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله -

(خاتمہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۸)

۱۰..... اشرک الله علی کل شیء (خاتمہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی ج ۲۲ ص ۷۰۹)

۱۱..... انا اعطیناک الکوثر - (خاتمہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی ج ۲۲ ص ۷۱۳)

۱۲..... اراد الله ان یبعثک مقاماً محموداً -

(خاتمہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۳)

۱۳..... لعلک باخع نفسک الا یكونوا مؤمنین ط -

(حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۸۳)

۱۴..... واتل علیہم ما اوحی الیک من ربک (حقیقۃ الوحی ص ۷۸)

۱۵..... انک باعیننا - (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۷۸)

۱۶..... ولنجعلہ آیۃ للناس ورحمة منا - (حقیقۃ الوحی ج ۲۲ ص ۸۶)

۱۷..... زوجناکھا - (اربعین نمبر ج ۲ ص ۷۸۳)

۱۸..... الحق من ربک فلا تکنن من الممترین -

(ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۳۰۶)

۱۹..... والله یعصمک من الناس - (براین احمدیہ ج ۱ ص ۲۵۰)

۲۰..... انا ارسلنا الیکم رسولاً شاہداً علیکم کما ارسلنا الی -

فرعون رسولاً (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۵)

۲۱..... یس . انک لمن المرسلین ط علی صراط مستقیم -

(حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)

۲۲..... انی جاعلک للناس اماماً (انجام آتھم خزائن ج ۱۱ ص ۷۹)

در اصل یہ تمام آیات قرآنیہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں نازل ہوئی تھیں۔ لیکن مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ پر افترا کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان

آیات کا مصداق میں ہوں جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ نعوذ اللہ مرزا قادیانی بقول خود حضرت افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل و بہتر ہیں۔

غالباً اسی وجہ سے خلیفہ قادیان اپنے ابا مرزا قادیانی کو افضل المرسلین مانتے ہیں اور قادیانی گزٹ اخبار الفضل ج ۱۵ نمبر ۹۶، ۹۷ ص ۹۷، ۱۵ کالم ۳، ۱۳ جون ۱۹۲۸ء جو امت مرزائیہ کا واحد ترجمان ہے لکھتا ہے کہ:

”انبیاء عظام حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے خادموں میں پیدا ہوں گے“

ایسا شخص جو سید الانبیاء افضل المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر ایسے ناپاک حملے کر کے نبوت و شان رسالت کے بجھانے اور مٹانے میں سعی لا حاصل کر رہا ہو وہ شریعت اسلامیہ کے نزدیک کافر بلکہ ذلیل کافر..... ہے اس لئے مرزا قادیانی اور ان کی امت اس فعل شنیع کی بدولت کافر اور اسلام سے خارج ہے۔

مسلمانو! اگر کوئی ہندو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و آبرو پر کوئی ناپاک حملہ کرتا ہے تو تم ضبط و تحمل کی چادر کو ریزہ ریزہ کر دیتے ہو اور اس کے خون کے پیاسے ہو جاتے ہو۔ لیکن اسی آسمان کے نیچے مرزائیت اور قادیانیت کے ہاتھوں، افضل المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و تضحیک ہو رہی ہے مگر آپ کی غیرت و حمیت میں اس قدر بھی حرارت پیدا نہیں ہوتی کہ آپ (خود حفاظتی کی غرض سے) ان قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کر کے خدا کی اس وسیع زمین کو (جیسا کہ وہ مسلمانوں پر تنگ کر رہے ہیں) اُن پر تنگ کر دو؛ اور بتا دو کہ دنیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کی کم سے کم یہ سزا ہے (کہ ان سے کسی طرح کا معاشرتی تعلق نہ رکھا جائے تاکہ اُن کے زہریلے جراثیم سے خود کو بچایا جاسکے)

توہین انبیاء کا ایک شرمناک مظاہرہ

مرزا قادیانی (معاذ اللہ! بزعم خود) تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل تھے؛ لکھتے ہیں: بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اُس نے اس قدر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باستثناء^۱ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام میں ان کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے“ (تتمہ حقیقت الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۴)

۲..... آدم نیز احمد مختار در برم جامہ ہمہ ابرار

آنچه داد است ہر نبی را جام داد آں جام را مرا تمام
(نزل المسیح خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

۳..... پس ظاہر ہے کہ جو شخص ان تمام متفرق ہدایتوں کو اپنے اندر جمع کرے گا اس کا وجود ایک جامع وجود ہو جائیگا اور تمام نبیوں سے وہ افضل ہوگا“ (چشمہ مسیحی خزائن ج ۲۰ ص ۳۸۱)

۴..... ”تکذّر ماء السابقین و عیننا الی آخر الایام لا تنکدّر“
گذشتہ انبیاء کے سرچشمے گندے ہو گئے اور ہمارا (مرزا قادیانی کا) قیامت تک گندہ نہیں ہوگا۔ (اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۷۰)

۵..... ان قدمی ہذہ علی منارۃ ختم علیہا کل رفعة
ترجمہ از مرزا: اور یہ میرا قدم ایک ایسے منارہ پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے۔ (خطبہ الہامیہ خزائن ج ۱۶ ص ۷۰)

۶..... اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ غرق نہ ہوتے“ (تتمہ حقیقت الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۵)

۱۔ یہ استثناء صرف دکھانے کے لیے ہے ورنہ اس کی حقیقت گذشتہ صفحہ میں ظاہر ہو چکی ہے۔ مصنف

مرزا قادیانی نے ان تمام حوالہ جات میں حضرات انبیاء علیہم السلام کے مقدس گروہ کی توہین و تنقیص کرتے ہوئے اپنے لیے ان سے افضلیت و برتری ثابت کی ہے اس لئے شریعت اسلامیہ کی روشنی میں مرزا قادیانی اس قابل نہیں رہے کہ اسلام کی نسبت ان کی جانب کی جاسکے۔ کیوں کہ مرزا قادیانی خود فرماتے ہیں کہ ”توہین انبیاء کفر ہے“ (انوار الاسلام خزائن ج ۹ ص ۳۵)

”سنو! میرے نزدیک وہ بڑا ہی خبیث ملعون اور بد ذات ہے جو خدا کے برگزیدہ اور مقدس لوگوں کو گالیاں دے“

(ملفوظات ج ۱۰ ص ۴۱۹، البلاغ المبین، ص ۱۹، تقریر مرزا مرتبہ اکل قادیانی)

اب اگر ہم مرزا قادیانی کے فرمودہ الفاظ سے آپ کو توہین انبیاء کے باعث یاد کرتے ہیں تو حق بجانب ہے اور مرزائیت کا آگ بگولہ ہونا ناحق و بے جا ہے۔

ایک نیا انکشاف

اخبار الفضل ج ۱۵ نمبر ۴۳/۵۲ ص ۱۲، ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء، ۴ جنوری ۱۹۲۷ء میں مرزا قادیانی کی شان میں ایک قصیدہ مدحیہ شائع ہوا ہے جس کے دو شعر اس طرح ہیں۔

اس (مرزا) کی نگاہ جانفزا اس کا نفس حیات را

اس کا کلام بے بہا اس کی دعا فلک رسا

ختم نگین اولیاء ظل مہین انبیاء

ساری ادائیں دل ربا نور خدا خدا نما

اس شعر میں مرزا قادیانی کے اوصاف میں سے ایک وصف یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ ”ظل مہین انبیاء“ ہیں یعنی انبیاء علیہم السلام کی توہین کرنے والے جتنے لوگ فرعون، ہامان، نمرود، شداد، ابوجہل، ابولہب وغیرہ گذرے ہیں، مرزا قادیانی ان کے ظل و عکس ہیں۔ گویا امت مرزائیہ کا مرزا قادیانی کے متعلق یہ عقیدہ ہے۔

غضب کے فتنہ زاہو اور عدد اولیاء تم ہو
مہین انبیاء ہو اور معین اشقیاء تم ہو
اس پر ہم مسلمانوں کا بھی صاد ہے جیسا کہ گذشتہ اوراق سے ظاہر ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں مرزا قادیانی کی بدگوئی

حقائق و مشاہدات کی روشنی میں یہ حقیقت مسلم اور ناقابل انکار ہو چکی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک اَلو العزم، ذی اقتدار، محترم نبی اور رسول گذرے ہیں اور قرآن کریم کی آیات و احادیث نبوی نے آپ کی سچی نبوت و رسالت، تقدس و تقرب پر ناقابل رد شہادت دی ہے جس سے ہر مسلمان نہ صرف واقف بلکہ آپ کی محبت و عزت میں سرشار ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کی ناوک زبان سے جہاں باری عز اسمہ کا وجود، افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم، انبیاء علیہم السلام، قرآن کریم وغیرہ زخمی ہوئے وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وجود مقدس بھی محفوظ نہ رہ سکا کہ آپ کے دامن تقدس پر ایسی ناپاک گالیاں اور بدترین گندگیاں اپنے منہ سے اچھالی ہیں کہ جس کے اظہار سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور حلیم سے حلیم شخص بھی دامن صبر و تحمل کے چاک کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

مرزائی عذر لنگ

اگرچہ مرزائیت کے نمک خوروں اور کاسہ لیسوں نے اپنے آقا (مرزا قادیانی) کی ان فحش کاریوں اور گندگیوں پر پردہ ڈالنے کی عجیب و غریب ناکام کوششیں کیں مگر اس پر بھی ”عذر گناہ بدتر از گناہ“ کا ہی مصداق رہا۔

مجملہ ازاں ایک عذر لنگ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی کے ان تمام الزامات و اتہامات اس شخص کے متعلق ہیں جس کو عیسائی خدا کہتے ہیں اور یسوع کے نام سے پکارتے ہیں لیکن قادیانیت کے ان غلاموں یا عقلمندوں سے کوئی پوچھے کہ کیا اس اختلاف حیثیت و

تبدل سے کسی شخص کی ذات بدل جاتی ہے؟ عیسیٰ علیہ السلام وہی ایک شخص ہیں جس کو مسلمان الو العزم پیغمبر اور عیسائی (بخپال فاسد) مسیح اور یسوع کہتے ہیں۔ بہر حال اگر مرزا قادیانی نے عیسائیت کی آڑ میں ان فحش کاریوں کا ارتکاب کیا ہے تو اس سے مرزا قادیانی کی پیشانی سے یہ سیاہ داغ دور نہیں ہو سکتا۔ کیوں کہ بہر صورت یہ مرزائی گالیاں عیسیٰ علیہ السلام ہی کے لیے ہوں گی خواہ وہ کسی دروازے سے آئیں۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش

من انداز قدرت رامی شناسم

علاوہ ازیں خود مرزا قادیانی نے (توضیح مرام خ ج ۳ ص ۲۵، تحفہ قصیرہ ج ۱۲ ص ۲۷۲ تا ۲۷۷، ضمیمہ براہین احمدیہ خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۸، کشتی نوح، ج ۱۹ ص ۶۶) میں یسوع مسیح سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی مراد لیا ہے۔ لیکن میں مرزائیت کی دہان دوزی (منہ بند کرنے) اور عذرات بادرہ کی بربادی کے لیے اس جگہ مرزا قادیانی کی صرف وہ عبارتیں نقل کرتا ہوں جس میں مرزا قادیانی نے صاف صاف حضرت عیسیٰ علیہ السلام و مسیح علیہ السلام و عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نام لے کر صد ہا گھناؤنی گالیاں دی ہیں اور اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کیا۔ ناظرین ملاحظہ فرما کر اخلاق مرزا قادیانی کی داد دیں!

۱..... یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے۔ اس سبب

کا تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی

وجہ سے پاپرائنی عادت کی وجہ سے، (کشتی نوح خزائن ج ۱۹ ص ۷۱)

۲..... افسوس ہے کہ جس قدر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہادات میں

غلطیاں ہیں اُسکی نظیر کسی نبی میں بھی پائی نہیں جاتی،

(اعجاز احمدی خ ج ۱۹ ص ۱۳۵)

۳..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیر کے درخت

کو بغیر پھل کے دیکھ کر اُس پر بددعا کی اور دوسروں کو دعا کرنا سکھلایا۔

اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو۔ مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا“

(چشمہ مسیحی خزائن ج ۲۰ ص ۳۲۶)

۴..... ہائے کس کے آگے یہ ماتم لجانیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس

عقدہ کو حل کر سکے“ (عجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۱)

۵..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایک شخص نے جو ان کا مرید بھی تھا اعتراض کیا

کہ آپ نے ایک فاحشہ عورت سے عطر کیوں ملوایا انہوں نے کہا کہ دیکھ تو پانی سے میرے پاؤں دھوتا ہے اور یہ آنسوؤں سے“

(اخبار بدر، ۴ مئی ۱۹۰۸ء)

۶..... کیا تمہیں خبر نہیں کہ مردی اور جولیت انسان کی صفات محمودہ میں سے ہے

ہجرہ ہونا کوئی اچھی صفت نہیں ہے جیسے بہرہ اور گونگا ہونا کسی خوبی میں

داخل نہیں ہاں یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ

صفت کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب محض ہونے کے باعث

ازواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی علمی نمونہ نہ دے سکے“

(مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۸)

۷..... مسیح علیہ السلام کا چال چلن کیا تھا ایک کھا پو شربی نہ زاہد نہ عابد نہ حق

کا پرستار متکبر خود میں خدائی کا دعویٰ کرنے والا“

(مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۳)

اسکے علاوہ ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۲۵۲ تا ۲۶۳، حقیقۃ الوحی ۱۲۸ تا ۱۵۰، دافع البلاء

۱۳، ۲۰، ۲۱، ضمیمہ انجام آتھم خزائن ج ۱ ص ۲۸۹ تا ۲۸۳ میں مرزا قادیانی نے اپنے سڑے

ہوئے سنڈ اس سے بہت سی گندگیاں نکال کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مقدس ذات و مطہر

ناموس پر پھینکنے کی کوشش کی ہے بلکہ اپنے اسلام و انسانیت کو عالم آشکارہ کیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے الوالعزم پیغمبر جن کو قرآن کریم نے رُوحُ اللہ، کلمۃ اللہ،

رَسُولُ اللہ، و جَعَلْنٰی مُبَارَكًا، سورہ مریم آیت نمبر ۳۱، وجیہاً فی الدنیا والآخرة،

آل عمران آیت نمبر ۴۵ کے الفاظ سے سراہا گیا ہے۔ ان کی شان و ناموس پر جس بدتہذیبی

سے ناپاک و شرمناک حملہ کیا گیا ہے اس سے مرزائیت کا اسلام و ایمان خود بہ خود درگور

ابطال دفن ہو گیا۔ اب اسلام مرزائیت کسی دوسرے ضرب و زد کا شرمندہ احسان نہیں رہا۔

البتہ اس مقولہ مرزا کا اور اضافہ کر لیجئے کہ ”توہین انبیاء کفر ہے“ (نور الاسلام خزائن ج ۹

ص ۳۵) تاکہ بوقت ضرورت سند رہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا انکار

دنیاۓ اسلام کا ہر ہر فرد اس امر سے واقف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حسب دستور حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کو مُردہ زندہ کرنے اور کوڑھیوں کے اچھا کرنے اور اندھوں کو بینا کرنے کا

ایک عظیم الشان معجزہ عنایت فرمایا تھا۔ چنانچہ اس کا تذکرہ قرآن مجید کی سورہ مائدہ و آل

عمران میں صاف صاف موجود ہے۔

لیکن مرزا قادیانی نے جس تمسخر و استہزا سے معجزات بلکہ قرآنی آیات کا انکار کیا ہے اس

سے بالیقین معلوم ہوتا ہے کہ آنجہانی علیہ ما علیہ کے دل میں اسلام و ایمان کی بالکل روشنی

نہیں تھی اور بددینی و بے ایمانی سے تیرہ و تار تھا، ملاحظہ فرمائیے لکھتے ہیں:

۱..... عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے

کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا..... اور آپ کے ہاتھ میں سوا کمرو فریب

کے اور کچھ نہیں تھا“ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم خزائن ج ۱ ص ۲۹۰)

۲..... یہ اعتقاد (معجزے کا) بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی

کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا

تھا۔ نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا

تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔ بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی جیسے سامری کا گوسالہ“

(ازالہ اوہام حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۶۳)

۳..... اگر یہ عاجز اس عمل (مسمریزم) کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعبوہ نمایوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا“

(ازالہ اوہام حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۵۸)

۴..... یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا“ (ازالہ اوہام خزائن ج ۳ ص ۲۵۶)

اور لطف یہ کہ خود مرزا قادیانی ایک دوسری جگہ ان پرندوں کی پرواز کو قرآن کریم سے ثابت مانتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ: حضرت مسیح کی چڑیاں باوجود یکہ معجزہ کے طور پر انکا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے مگر پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھے“ (آئینہ کمالات اسلام خزائن ج ۵ ص ۶۸) فرمائیے ایسے متضاد و مختلف اقوال کے قائل بھی نبی ہو سکتے ہیں؟۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کی توہین و تذلیل بلکہ آیات قرآنی کا انکار اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ اس لئے تمام مسلمان اور حق پسند حضرات انصاف و غیرت ایمانی کو سامنے رکھ کر فرمائیں کہ کیا ایسے فرقہ ضالہ و مصلہ کہ جس آیات قرآنی و معجزات انبیاء علیہم السلام کے پامال کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اس کے لئے بھی اسلام کا دروازہ کھل سکتا ہے؟ نہیں۔ تو پھر کیوں مرزا ایت کے کفر میں شک کیا جاتا ہے!۔

حضرت مریم صدیقہ و مطہرہ کی عصمت و طہارت پر ناپاک اتہامات

حضرت مریم کی پاک دائمی و عفت مآبی و طہارت شعاری، پرہیزگاری و زاهدانہ و عابدانہ زندگی پر قرآن کریم نے شہادت دی۔ اور آپ کو سیدۃ النساء کا معزز لقب عنایت فرمایا۔ ذیل کی آیات تلاوت فرمائیے:

۱..... وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَكَةُ يَمْرُؤُا إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَ

اصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ (آل عمران: ۴۲)

۲..... إِذْ قَالَتِ الْمَلَكَةُ يَمْرُؤُا إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ لَا

اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ (آل عمران: ۴۵)

۳..... وَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهَا مِنْ رُّوحِنَا

(انبیاء: ۹۱)

۴..... وَ مَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ

رُّوحِنَا وَ صَدَقَتْ بِكَلِمَتِ رَبِّهَا وَ كُتِبَ عَلَيْهَا مِنَ الْقَنَاتِ

(تحریم: ۱۲)

ان آیات میں حضرت مریم صدیقہ کی عصمت و طہارت، فضیلت اور بزرگی بیان کی گئی ہے اور اس وجہ سے ان لوگوں کا دل جو مومن بالقرآن ہیں حضرت مریم کے محاسن و مناقب سے معمور ہیں۔ لیکن مرزا قادیانی نے جس بے باکی و گستاخی سے مریم صدیقہ کے دامن عصمت کو داغ دار بنانے کی کوشش کی ہے اس کو دیکھ کر ایک مسلمان لرزہ بر اندام ہو جاتا ہے اور مرزا ایت کے ایمان کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھری ہوئی نظر آتی ہیں۔

(۱)..... ”افغان یہودیوں کی طرح نسبت اور نکاح میں کچھ فرق نہیں کرتے

لڑکیوں کو اپنے منسوبوں کے ساتھ ملاقات اور اختلاط کرنے میں

مضائقہ نہیں ہوتا مثلاً صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کیساتھ اختلاط کرنا

اور اس کے ساتھ گھر سے باہر چکر لگانا اس رسم کی بڑی سچی شہادت ہے“
(خلاصہ حاشیہ ایام الصلح خزائن ج ۱۴ ص ۳۰۰)

(۲)..... ”میں تو اُسکے (حضرت مسیح علیہ السلام) کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں۔ کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمیشروں کو بھی مقدس سمجھتا ہوں۔ کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں۔ اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدادِ واثق کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باجوہ یوسف نجار کی پہلی بیوی ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریات تھیں جو پیش آ گئیں“
(کشتی نوح خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

(۳)..... ”کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔“

(ازالۃ الالہام خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

(۴)..... ”یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔“

(حاشیہ کشتی نوح خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

ناظرین کرام! مرزا قادیانی نے جس دریدہ دہنی و اتہام طرازی سے حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کی عصمت و ناموس پر حملہ کیا ہے جس سے مرزا قادیانی کی ایمانی کیفیت خود بخود روشن ہو رہی ہے اور مرزا بیت کے کفر و ارتداد میں یہ شہادت کافی سے زیادہ ہے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شان اقدس میں مرزا قادیانی کی گستاخیاں

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی جلالت قدر عظمت و مرتبت اس قدر اظہر من الشمس ہے کہ نہ محتاج دلیل ہے اور نہ کسی مسلمان کا دل آپ کی محبت و رفعت سے ویران ہے۔ مگر یہ معلوم ہے کہ مرزا قادیانی کے تیر و سناں سے کسی مقدس گروہ و مقدس ہستی کی عزت و آبرو محفوظ نہیں رہ سکی۔ اس لئے یہ غیر ممکن تھا کہ مرزا قادیانی حضرت ممدوح الصدر کی توہین و تذلیل سے اپنے نامہ اعمال کی سیاہی میں اضافہ نہ کرتے۔ چنانچہ آپ نے جن الفاظ میں حضرت ممدوح کو یاد کیا ہے آپ کے (نام نہاد) اسلام کے لئے قطعی فیصلہ ہے۔ لکھتے ہیں:

(۱)..... کربلائے است سیر ہر آنم صد حسین است در گریبانم

(نزل المستخ خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

(۲)..... اے قوم شیعہ! سپر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا قادیانی) ہے کہ اُس حسین سے بڑھ کر ہے۔ (دافع البلاء خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)

(۳)..... وقالوا علی الحسنین فضل نفسہ اقول نعم واللہ ربی سیظہر ”انہوں نے کہا کہ اس (مرزا) نے امام حسن اور حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا میں کہتا ہوں کہ ہاں اور میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا۔“

(اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۴)

(۴)..... و شتان ما بینی و بین حسینکم فانی اوید کل ان و انصر اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے کیوں کہ مجھے تو ہر وقت

خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔

(۵) ”وَمَا حَسِينٌ فَاذْكُرُوا دُشْتِ كَرْبَلَا - اَلِیْ هَذِهِ الْاِیَّامُ تَبْكُوْنَ فَانْظُرُوا مَگر حَسینِ پَسِ تَم دُشْتِ كَرْبَلَا كَوِیَا دُكْرُوْا - اَب تَك تَم رُوْتِی هُوْیَسِ سُوْجِ لُوْ -

(اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۱)

(۶) وَوَاللّٰهُ لَیْسَتْ فِیْهِ مَنٰی زَیَادَةٌ وَعِنْدِیْ شَهَادَاتٌ مِّنَ اللّٰهِ فَانْظُرُوا اَوْر بخدا اُس (امام حسین) میں مجھ سے کچھ زیادہ (فضیلت) نہیں اور میرے پاس خدا کی گواہیاں ہیں پس تم دیکھ لو۔ (خ ج ۱۹ ص ۱۹۳)

(۷) وَاِنِّیْ قَتِیْلُ الْحَبِّ لَکِنِّ حَسِیْنُکُمْ قَتِیْلُ الْعَدٰی فَالْفَرْقُ اِجْلٰی وَاطْهَرُ اَوْر میں خدا کا کُشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کُشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔ (ضمیمہ نزول المسیح خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳)

ناظرین کرام! مرزا قادیانی کی اس عبارت کو بغور ملاحظہ فرمائیں تاکہ آپ کو ان کے متعلق فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔ لکھتے ہیں:

”غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحقیر کی جائے۔ اور جو شخص حسین یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جل شانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے“

(مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۴۵)

اس لیے مرزا قادیانی مع اپنی امت کے خارج از ایمان ہوئے۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء و مقدس ہستیوں اور قرآن مجید کی توہین کے بعد یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ مرزا قادیانی ان ارشادات گرامی و احادیث نبوی پر جو مسلمانوں

کے لیے حرز جان و رہنمائے ایمان ہیں حملہ نہ کرتے۔ چنانچہ آپ (مرزا جی) کے اخلاقی الفاظ بغیر کسی فرق و امتیاز کے احادیث کے متعلق یہ ہیں۔

۱..... جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اس کا اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کرے“ (حاشیہ ضمیمہ تحفہ گوڑویہ خزائن ج ۱ ص ۵۱)

۲..... اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں“

(اعجاز احمدی خزائن ج ۱۹ ص ۱۴۰)

۳..... ہم تو اب تک یہی سمجھتے تھے کہ حکم اُسکو کہتے ہیں کہ اختلاف رفع کرنے کیلئے اُس کا حکم قبول کیا جائے اور اُس کا فیصلہ گو وہ ہزار حدیث کو بھی موضوع قرار دے ناطق سمجھا جائے“ (اعجاز احمدی خ ج ۱۹ ص ۱۳۹)

مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان کی شہادت لکھتے ہیں کہ:

۴..... ”حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا ہے کہ تمہاری حدیثوں کی میرے قول کے مقابل میں کیا حقیقت ہے۔ مسیح موعود اگر ہزار حدیث کو بھی غلط قرار دے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔ وہ خدا کے نور سے حاصل کرتا ہے اور احادیث انسانی روایت ہیں“

(الفضل نمبر ۲ ج ۱۸ ص ۳۷۹ جولائی ۱۹۳۰ء)

ناظرین! وہ احادیث و ارشادات جو مسلمانوں کے لیے رہنمائے ایمان ہیں اور جن کی عزت و جلالت بیش از بیش ہے ان تمام کو بغیر کسی فرق و امتیاز کے (مرزا جی) موضوع قرار دیتے ہیں بلکہ ردی کی ٹوکری میں پھینک رہے ہیں۔ فرمائیے کیا یہ احادیث کا توہین آمیزانکار نہیں ہے؟ اور کیا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت پر حملہ نہیں ہے؟۔ بیشک ہے۔ اس لیے مرزا قادیانی مع اپنے بال و پر کے اسلام سے خارج ہیں۔

تمام مسلمان مرزا قادیانی کے نزدیک کافر ہیں (معاذ اللہ)

ملت اسلامیہ کے تمام وہ افراد جو توحید باری و رسالت محمدی کلام الہی و دیگر ضروریات دین پر ایمان راسخ رکھتے ہیں اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام و بزرگان عظام کے محمود و مسنون طریقوں اور راستوں پر چل کر اپنے دین کے سنوارنے میں مصروف ہیں اور ہر اس باطل و شیطانی قوت کو جو قرآن کریم و احادیث و طریقہ صحابہ و ائمہ کرام سے ٹکراتی ہو اس کے نابود کرنے میں ہمہ تن آمادہ ہیں۔ چنانچہ اسی نظریے کے مطابق مرزا قادیانی کے ان باطل دعاوی کو جو اسلام کے خلاف مرزائیت کی دکان چکانے کے لئے کیے گئے ہیں اسلام کا ہر ہر فرد اس کے پامال و روندنے میں سرگرم عمل نظر آ رہا ہے۔ ایسے شیفگان (عاشقان) محمدؐ و وابستگان اسلام کی مجموعی تعداد تمام دنیا میں مرزا قادیانی کے نزدیک نوے کروڑ (حاشیہ تحفہ گولڑ و یہ خ ۱۷ ص ۲۰۰) اور امت مرزائیہ کے نزدیک ۶۹ کروڑ ساٹھ لاکھ ستر ہزار چھ سو تینتیس ہے۔ (ریویو ماہ اگست ۱۹۳۲ء ص ۱۳)

مرزا نیو! احد کما کذب۔ ان دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے، لیکن مرزا قادیانی ان نوے کروڑ یا ۶۹ کروڑ مسلمانوں و مومنوں کو جو حقیقی دامن رسالت سے وابستہ اور شیدائے اسلام ہیں محض اس وجہ سے کہ ان کی مصنوعی نبوت کے منکر ہیں بیک جنبش قلم کافر و جہنمی قرار دیتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔ لکھتے ہیں:

۱..... ”کفر و قسم پر ہے (اول) ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ (دوم) دوسرے یہ کفر کہ مثلاً مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا اور اسکو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں

بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔ (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۸۵)

۲..... ”ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے۔ کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے“ (انجام آتھم خزائن ج ۱۱ ص ۶۲)

۳..... ”بہر حال جب کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے“

(نہج المصلی ج ۱ ص ۳۰۸، منقول از تشیذ الاذہان ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۳۵)

۴..... ”اور مجھ کو باوجود صد ہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے تو وہ مومن کیونکر ہو سکتا ہے۔“ (حقیقۃ الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۸)

مرزا محمود خلیفہ قادیان کے عقائد

۱..... ”جو حضرت (مرزا) کو نہیں مانتا اور کافر بھی نہیں کہتا وہ بھی کافر ہے“

(عقائد محمودیہ نمبر ۱ ص ۲ تشیذ الاذہان ج ۶ ص ۱۴۰ اپریل ۱۹۱۱ء)

۲..... ”آپ (مسیح موعود) نے اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لئے ابھی بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے“

(عقائد محمودیہ نمبر ۱ ص ۲ تشیذ الاذہان ج ۶ ص ۱۴۰ نمبر ۴ اپریل ۱۹۱۱ء)

۳..... ”کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انھوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں میرے یہ عقائد ہیں۔

(آئینہ صداقت ص ۳۵)

ناظرین کرام! جب مرزائیت کے نزدیک تمام وہ مسلمان جو مرزا قادیانی کے مصنوعی و خود ساختہ نبوت پر ایمان نہیں رکھتے اور اس کا انکار کرتے ہیں کافر اور اسلام سے خارج ہوئے تو اس کے صاف معنی یہ ہوئے کہ توحید باری و رسالت نبی و دیگر ضروری عقائد جو اسلام کے سنگ بنیاد ہیں وہ ایک بے کار اور لاشیٰ ہیں کیوں کہ نجات اس وقت تک نہیں مل سکتی جب تک مرزائیت کے بت کی پرستش نہ کی جائے۔

کیا مسلمان اپنے کلیجہ پر پتھر کی سل رکھ کر بھی اس امر کے تسلیم پر آمادہ ہو سکتے ہیں اور کیا ملت اسلامیہ کے ہزار ہا اولیاء، اقطاب، ابدال، صوفیاء، مشائخ علماء کو مرزائیت کے تیر کفر سے زخمی ہوتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ اس لیے مرزائیت کفر کے اُس انتہائی طبقے میں پہنچ چکی ہے جہاں سے اس کو سوائے کفر کے اور کچھ نظر نہیں آتا ہے۔ بالکل ٹھیک ہے، کُل اِناء یتَرشَّحُ بِمَا فِيهِ۔

مرزائیوں کی بناوٹی صورت سے دھوکہ نہ کھائیں

بعض ناواقف مسلمانوں میں یہ غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے کہ مرزائی مسلمانوں جیسی نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں، قرآن کریم پڑھتے ہیں دیگر احکام اسلامیہ کی پابندی کرتے ہیں اور اشاعت و تبلیغ اسلام کا کام جس مستعدی، تندہی سے ہندوستان و دیگر ممالک انگلستان، امریکہ وغیرہ میں کر رہے ہیں اس طرح مسلمانوں کا کوئی طبقہ اس میں حصہ نہیں لے رہا ہے، اس لیے ان کو کافر بے ایمان کہنا تنگ نظری، فرقہ پرستی و تعصب پر مبنی ہے۔ اگر ایسے پابند اور محافظ اسلام بھی کافر و بے ایمانوں میں شمار کیے جائیں گے تو نہیں معلوم مسلمان کس طبقہ میں آباد ہیں۔ نہیں معلوم یہ فریب آمیز غلطی ان ناواقف مسلمانوں نے مرزائیوں کے ظاہری اعمال و افعال سے اخذ کیا ہے یا قادیانیوں کی کافر مانیوں کا نتیجہ ہیں جو اپنے گندے عقائد کے پوشیدہ رکھنے کے لیے کیا گیا ہے۔

اہل قبلہ کو کافر کہنے کے اسباب

موخر الذکر کی تائید حالات و واقعات کر رہے ہیں اس لیے میں اُن مسلمانوں کو بتانا چاہتا ہوں جو اب تک اس غلطی میں مبتلا ہیں اور مرزائیوں کو اسلام میں داخل مانتے ہیں کہ شریعت اسلام میں یہ قانون ہے کہ وہ شخص جو بظاہر احکام اسلامیہ کا پابند ہے اور اشاعت اسلام میں جان توڑ کر کوشش کرتا ہے لیکن اسلام کے بنیادی امور و ضروری عقائد مثلاً حشر و نشر توحید و ختم نبوت کا منکر ہے یا اس میں کچھ ایسی تاویل تو جیہہ کرتا ہے جس سے وہ عقائد درہم برہم ہو جاتے ہیں یا وہ شخص ایسے امور کا مرتکب ہے جو شریعت کی نظروں میں موجبات و علامات کفر ہیں۔ مثلاً بت پرستی، اہانت انبیاء، احکام شرعی کی تضحیک و توہین تو ایسے شخص کو دین اسلام اپنے حدود سے باہر سمجھتا ہے۔ جیسا کہ مستند اسلامی کتب میں یہ قانون مذکور ہے اور حضرت مولانا انور شاہ صاحب مدظلہ العالی نے ان تمام عبارات و اقوال کو اپنی کتاب ”اکفار الملحدین“ میں جمع کر دیا ہے، ملاحظہ فرمائیے۔

۱.....ولا نزاع فی کفر اهل القبلة المواظب طول العمر علی الطاعات باعتقاد قدم العالم و نفی الحشر و نفی العلم بالجزئیات و نحو ذالک و کذا بصدور شی من موجبات الکفر عنه .

(شرح مقاصد ج ۲ ص ۲۶۸ تا ۲۷۰، از اکفار الملحدین ص ۷ طبع کراچی)

۲..... فمن انکر شیاً من ضروریات لم یکن اهل القبلة ولو کان مجاہداً بالطاعات و کذا من باشر شیاً من امارات التکذیب کسجود الصنم والاهانة بامر شرعی والاستهزاء علیه فلیس من اهل القبلة“ (رد المحتار از اکفار الملحدین ص ۱۱)

جو شخص اسلامی احکام کی پابندی و بجا آوری دائمی طور پر کرتا ہو لیکن حدوث عالم، قیامت، توحید الہی وغیرہ جیسے ضروریات دین کا منکر ہے یا موجبات کفر، تو ہین انبیاء وغیرہ کا مرتکب ہے تو ایسا شخص مسلمان نہیں۔ ملخصاً۔

اب ان مرزائیوں کے عقائد و اعمال نامہ کو دیکھنا چاہئے جو بظاہر نہ صرف مسلمان کہلاتے ہیں بلکہ ایمان و اسلام کے واحد اجارہ دار ہیں کہ اس میں کفر کی گندگی تو نہیں بھری ہوئی ہے؛ تو اس کے لئے میں ناظرین سے عرض کروں گا کہ اس کتاب کے گذشتہ اوراق پر نظر ڈالئے جس میں مرزائی عقائد کے چند ایسے نمونے دکھلائے گئے ہیں جس میں توحید الہی و ختم نبوت، وجود ملائکہ کے انکار اور انبیاء علیہم السلام و سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و تنقیص کا ایک شرمناک مظاہرہ کیا گیا ہے۔ اس لیے مرزائیوں کا یہ ظاہری ایمان و اسلام اور اس کی اشاعت ان کو گوارہ کفر سے نکالنے میں کچھ بھی موثر نہیں ہو سکتی۔ جیسے کہ اگر کسی گلاس کے صاف شفاف ٹھنڈے پانی میں ایک قطرہ پیشاب کا ڈال دیا جائے تو اس پانی کی صفائی اور ٹھنڈک و شیرینی اس کو نجاست سے باہر نہیں کر سکتی، اسی طرح مرزائیوں نے جو اپنے عقائد کی گندگی اسلام میں ڈال دی ہے اسکی وجہ سے خود ان کا ہی ایمان و اسلام گندہ و نجس ہو کر رہ گیا ہے۔ اور تا وقتیکہ اپنے گندے عقائد سے تائب نہ ہوں دنیائے کفر میں ان کی موت زریست رہے گی۔

ممکن ہے کہ فرنگیت و نئی روشنی کے دلدادگان اس رسالہ کو (جو کفریات مرزا کا آئینہ ہے) دیکھ کر علماء حق پر اپنی پوری قوت کے ساتھ حملہ آور ہو جائیں اور ان کی یہ بدگمانی و غلط فہمی کہ علماء شب و روز تکفیر بازی کے مکروہ مشغلہ میں مصروف رہتے ہیں کہیں یقین کی صورت نہ اختیار کرے۔ لہذا ایسے مسلم دوستوں کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ آپ حضرات بلا تامل اپنے متاع اخلاق کو علماء حق کی شان میں گستاخی کر کے ضائع کرتے ہیں۔ کیوں کہ علماء حق جب کسی کو کافر بے ایمان، خارج از اسلام کہتے ہیں تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ وہ شخص جو

اپنے افعال و اقوال کے باعث کافر بن چکا دنیائے اسلام میں اس کے کفر کو ظاہر کرتے اور بتاتے ہیں۔

الغرض علمائے حق از خود کسی کو کافر نہیں بناتے بلکہ کافر کے کفر کو عیاں کرتے ہیں۔ مثلاً مرزائیوں کے عقائد باطلہ و کفریات کو ظاہر کر کے دنیائے اسلام پر یہ امر روشن کیا گیا ہے کہ یہ نام نہاد مسلمان قادیانی، اپنے عقائد و اعمال کے سبب حدود اسلام سے باہر ہو چکے ہیں۔ ان کے دام فریب میں مت آؤ۔ اور ان کے ظاہری اسلام سے دھوکہ مت کھاؤ اور بس!

والسلام علی من اتبع الهدی

خادم الاسلام

نور محمد خاں

مبلغ و مناظر مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

۲۴ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ

مَشْتَبَاً بِالْحَيْرِ